منڈک اُپنشد

mundak(i) Upanishad

لفظی ترجمہ صفائی اور وضاحت
کے ساتھ
آسان، عام فہم اور واضح لفظوں میں

شیوبرت لال

مقیم رادھا سوامی دھام۔ ڈاکخانہ گوپی گنج ضلع بنارس

قیمت عہ پختہ بلا وضع ۱۲ نمبر کے مستقل اور مجموعی خریداروں
کمیشن بلا محصولڈاک سے صرف عہ مع محصولڈاک

حقوق محفوظ

۹۵۰

دیباچہ

منڈک اپنشد

(۱) وجہ تسمیہ

منڈک دو لفظوں منڈ (سر) اور ک (برہم) سے بنا ہے۔ سر میں برہم کو دھارن کرنا منڈک ہے۔ یہ میرا اپنا ذاتی خیال ہے۔ اور بہ مقابلہ اور رایوں کے اس میں زیادہ موزونیت اور مناسبت معلوم ہوتی ہے۔

اور لوگ اسے سر مونڈنے کے معنی پہناتے ہیں۔ اور منڈ کو اور ک سے چھرا تعبیر کرتے ہیں۔ ان کی سمجھ میں گویا یہ اپنشد حجامت کرنے کے راز کا کاشف ہے۔ یہ غلط اور مبہم تاویل آج کی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے۔ اور اس کی تائید میں ایک اور اپنشد کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ جو چھُریک اپنشد ہے۔ سوامی شنکر اچاریہ جیسے

جیّد اور زبردست عالم نے بھی یہی غلطی کی ہے۔ اور قدیم خیال کی تقلید اور تائید سے اختلاف رائے کرنے کی جرأت نہیں کی۔ اُپنشدوں کی تواریخ میں پہلا شخص ہوں جو اس قدیم رائے کی مخالفت کرتا ہوں۔ اور وہ بھی بغیر دلیل اور تناسب کے نہیں۔

اس قدیم رائے کی تائید میں منڈک کی وجہ تسمیہ کی صراحت یوں کی جاتی ہے۔ "جیسے اُسترے کی حجامت سے سر کی صفائی ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ اپنشد بھی من کے تمام کانٹوں کو مونڈ کر خواہ نکال کر اس کو صاف بنا دیتی ہے"۔ واہ جی واہ! نہ یہاں کہیں من کا لفظ آتا ہے اور نہ اس کی رعایت ہی پائی جاتی ہے۔ خبر نہیں لوگوں نے کیوں ایسی غلطی کی۔ اور کسطرح غلط فہمی میں پڑے منڈک کے لغوی معنی ہی شریعت برہمہ ہیں۔ ک برہمہ کا نام ہے۔ جیسے دوارکا برہم کا دوار وغیرہ اور اس میں حجامت کا مضمون کیسے سما گیا!

دوسرے ٹیکا کار کی رائے ہے۔ گھٹے ہوئے سر پر اگنی کنڈ کو دھارن کرنا منڈک کا ارتھ ہے۔ یہ کرم کانڈ کے متابعت کرنے والے کی رائے ہے۔ جسے اس سے کوئی نسبت نہیں ہے۔

اب تیسرا ایک اور ٹیکا کار آتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ "منڈم ایوینیٰ منڈکم" یعنی جو سر ہی ہو اس کا نام

منڈک ہے ✦

یہ سب بھرم ہے۔ بھولے بھٹکے اور بہکے ہیں۔ پنڈت اور عالموں کا ہر جگہ یہی حال ہوتا ہے۔ عمل اور شغل سے تو انہیں کوئی اشتغال عمل نہیں رہتا۔ علمیت کے زعم کی جدت میں جو سوجھی اسی کی طرف دوڑ پڑے۔ صحیح سچی اور معمولی بات کی جانب توجہ نہیں جاتی۔ منڈک میں منڈ = سر اور ک = برہمہ ہے۔ یہ بھی اور صاف وجہ تسمیہ ہے جس کی اپنشد کے مضمون سے تائید ہوتی ہے ✦

منڈک ایک قسم کا ورت ہے۔ یہ منڈ میں برہمہ کے دھارن کرنے کا ورت ہے۔ اسے شرو ورت بھی کہتے ہیں۔ کہاں کے چھرا چھری اور کہاں گھوٹم گھوٹ کا خیال ٹیکا کار سخت غلطی میں پڑے ہے۔ منڈک اپنشد کی تعلیم کیسی سنیاسی یا منڈت کے سادھو کو نہیں دی گئی تھی۔ یہ تعلیم شونک نامی ایک گرہستی کو دی گئی تھی۔ جو نہ منڈا نہ تھا اور نہ گرہستی کے لئے اس شرط کی پابندی کی ضرورت ہے۔ ہندوؤں کی مذہبی تواریخ میں سر گھٹانے کا رواج بدھ بھگوان کے زمانہ سے شروع ہوا۔ اس دھرم کے بھکشوؤں کے لئے یہ لازمی شرط تھی۔ اس سے پہلے رشی بھی کیس دھاری ہی ہوا کرتے تھے۔ اور ان کے سر پر جٹا جوٹ کا تاج رہتا تھا۔ بودھوں کی تقلید سوامی شنکر آچاریہ جی نے کی۔ اور ان کے آئین کے سنیاسی منڈ

مُونڈانے لگے۔ منڈک اپنشد سوامی شنکر آچاریہ جی سے پہلے کی کتاب ہے۔

بعد کو اسی غلطی کے زیر اثر ایک چھُرِیک اُپنشد (کشوریک اُپنشد) لکھی گئی۔ جو منڈک کے مشابہ سمجھی جاتی ہے۔ اور اس سے سر گھٹوانے کے خیال کی مزید تائید ہوئی ہے۔ یہ غلطی در غلطی ہے۔ لیکن چونکہ یہ کتاب نئی ہے۔ اس کی نسبت منڈک کے ساتھ قائم نہیں کی جاتی۔ اس کی اپنی رعایت صحیح ہو گی۔ جیسے ہیں اس اپنشد کی ٹیکا لکھتے وقت غور کرونگا منڈ سر کو کہتے ہیں۔ انہیں شک نہیں ہے

اور ک کے سنسکرت زبان میں متعدد معنی آتے ہیں مثلاً

(۱) برہما (۲) وشنو (۳) مہیش (۴) کام دیو۔
(۵) اگنی (۶) ہوا (۷) یم (۸) سورج (۹) آتما
(۱۰) راجہ (۱۱) راجکمار (۱۲) گرہ (۱۳) دولت
(۱۴) جائیداد (۱۵) آواز یا شبد (۱۶) روشنی یا نور
(۱۷) چمک (۱۸) سر (۱۹) پانی (۲۰) خوشی
(۲۱) تفریح (۲۲) بال (۲۳) بال والا سر
(۲۴) مور ۔

اب اس معنی مراد کا منڈک لفظ سے نسبتی رشتہ جوڑ کے یہاں چھُرے یا چھُری کا کیا کام ہے۔ منڈک اپنشد کا تعلق آتما سے ہے۔ صحیح اور سچے معنی سر میں آتما کو قائم کرنا زیادہ موزون معلوم ہوتا ہے۔ اور اس خیال کی تردید

مشکل سے کوئی شخص کر سکیگا۔

وجہ در وجہ وجہ تسمیہ

حقیقت میں منڈک اپنشد کا تعلق دیو۔ یان پنتھ سے ہے۔ کون جانے کب سے اس طریق سے لوگوں کو لاعلمی اور ناواقفیت ہونے لگی۔ اپنشدوں میں اُس کے اشارہ ہی اشارہ رہ گئے۔ یہ دراصل علمِ سینہ ہے۔ جو روایتی سلسلہ میں اب تک برابر چلا آرہا ہے۔ محدود دائرہ اور مخفی مجالس میں خفیہ راز۔ اور علمِ باطن کی حیثیت رکھنے کی وجہ سے یہ صرف محفوظ سے آدمیوں تک محدود ہے معدوم اب بھی نہیں ہے۔ وہ بتا سکتے ہیں۔ اور بتا سکیں گے۔ کہ کسطرح چتا کے شعلوں سے مل کر دن کے نور سے ملاپ ہوتا ہے۔ کس طرح دن کا نور شوکل پکش اجلی ششماہی اور سموت سر سے مل کر سورج لوک میں لے جاتا ہے۔ کس طرح سورج لوک میں نورانی انسان ایسے عامل کو برہم لوک پہنچاتا ہے۔ اس قسم کے بیانات ویدآرنیک اور چھاندوگیہ اپنشدوں میں بطور رمز اور کنایہ کے موجود ہیں۔ لیکن سب کے سب صراحت طلب ہیں۔ اور اس زمانہ میں بھی جو لوگ اس طرز عمل کے عامل ہیں۔ پہلے وقتوں کی طرح بتانے میں اس قسم کی خست کرتے ہیں۔

کہ عام آدمیوں تک اس کا علم نہیں پہنچتا۔ تاہم میں اُسے یہاں کھول کر کسی حد تک کہ دیتا ہوں۔ کہ آواز ہے اور شبد ہے۔ کہ نور ہے اور جوتی ہے۔ کہ آتما ہے اور برہم ہے۔ اور اسی رعایت سے کہ گورو ہے جس کا اشارہ تیسرے منڈک کے دوسرے کھنڈ کے پہلے شلوک میں موجود ہے۔ توجہ کرنے والے عامل نہ ہونے کی وجہ سے اس کے بعض مراد کو بھی غبت ربود کر گئے ہیں۔ میں نے صاف طور پر ترجمہ کر دیا ہے۔ اُسے دیکھ لو۔ اور اپنی تسلی کر لو۔ خواہ کسی سنسکرت دان سے اس کی لفظی رعایت یا صرف و نحو کی نسبت دریافت کر کے سمجھ لو۔ خود بخود خاطر نشین ہو جائے گا۔

اس قدر مطالعہ کے بعد اب منڈک کی مادی مراد پر غور کرو۔

منڈک سر میں آتما کا قائم کرنا ہے۔
منڈک سر میں شبد کا قائم کرنا ہے۔
منڈک سر میں نور اور نور الانوار کا قائم کرنا ہے۔
منڈک سر میں گورو کو قائم کرنا ہے۔
منڈک سر میں گورو کی تعلیم کو قائم کرنا ہے
منڈک سر میں سنسکار کی اگنی کو قائم کرنا ہے
منڈک سر میں سورج کو قائم کرنا ہے

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

دیو۔ یان پنتھ کے عمل میں یہ سب رعائتیں آجاتی

ہیں جن کا اشارہ اس منڈک اپنشد میں موجود ہے۔ صرف
غور سے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اشارے تو کسی
حد تک ہمارے اس بتانے سے سمجھ میں آجائیں گے۔ لیکن
اصلی سمجھ اسوقت آئے گی جب اس کا عمل کیا جائیگا۔ اور
وہ اب تک راز باطن۔ سرِ مخفی اور گپت مرم ہے۔ روحانیت
کے جن جن سلسلوں میں اب تک ان کا عمل کیا جاتا ہے
وہ ان باتوں کو زیادہ سمجھ سکیں گے۔ کیونکہ وہ طریق اب
تک کسی نہ کسی صورت میں مخفی طور پر موجود ہے۔ بالکل
معدوم نہیں ہوا ہے۔

اور اشارہ مجھ سے لو:۔

کلام ہے:۔

(۱) گورو ماتھے ہے اُترے شبد ہو نا ہوئے
تا کو کال گھسیٹی ہی روک نہ سکے کوئے
(۲) گورو کو سر پر راکھئے۔ چلئے آگیا ماںہہ
کہیں کبیر تا داس کو تین لوک بھے ناںہہ

ایسے اشارے روحانی طریقوں والوں کے کلام میں بیشمار ہیں۔
مُنڈک کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں
ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔

ایسے کلام نایاب نہیں ہیں۔ یہ ضرورت کا طریق

بیت ۱
در بشر رو پوش کردست آفتاب　فہم کن واللہ اعلم بالصواب
(صوفی کا کلام)　　(مولانا روم)

ہے۔ یہ سر میں ورت دھارن کرنے کا اصول ہے
یہ کسطرح کیا جاتا ہے۔ اس کے عام طور پر بتانے کا
رواج نہ پہلے تھا اور نہ اب ہے۔ اور جس کے مخفی رکھنے
کی تاکید منڈک اپنشد کے تیسرے مُنڈک کے دوسرے
کھنڈ کے دو آخری منتروں میں ملے گی۔ جو وہاں رچائیں
لکھی گئی ہیں:۔

"جو برہم نسٹھی۔ باعمل۔ عالم۔ معتقد۔ اور اپنے آپ کو
ایک رشی اگنی میں ہوم کرتے ہیں۔ یہ برہم ودیا صرف انہیں
کو بتانا چاہیئے۔ اور جنہوں نے منڈک ورت (شرو ورت)
کو قاعدہ کے موافق پورا کیا ہے" (منڈک اُپنشد ۳-۲-۱۰)+
"یہ سچائی ہے۔ اِسے انگرس رشی نے قدیم زمانہ میں بتائی
تھی۔ اس کو کوئی ایسا پورش نہیں پڑھ سکتا جس نے ورت
کو پورا نہیں کیا ہے" (مُنڈک اپنشد ۳-۲-۱۱)+

---

(۲) تقسیم و تفریق

منڈک اُپنشد تین حصوں میں تقسیم ہے۔ اس کا ہر
حصہ منڈک کہلاتا ہے۔ اور ہر منڈک میں دو دو کھنڈ
فصلیں ہیں+
پہلے منڈک میں برہم ودیا اور ویدوں کا معمولی

بیان ہے۔ دوسرے منڈک میں برہم ودیا کا خاکہ اور برہم اور جگت کے نسبتی تعلقات کا ذکر ہے۔ ساتھ ساتھ برہم کی پراپتی کے سادھن آتے ہیں۔ تیسرے منڈک میں اس سادھن کی زیادہ زوردار صورت میں صراحت ہے۔ اور گیان کے ذریعوں کے ساتھ اس کے نتیجے اور پھل کی وضاحت کی گئی ہے۔ جو بیان پہلے آچکے ہیں۔ ان پر اور مزید روشنی ڈالی گئی ہے۔

مضمون کتاب (۲)

پہلے منڈک کے بموجب علم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سفلی یا نچلا۔ دوسرا علوی یا اونچا۔

سفلی علم میں چار وید۔ چھ وید انگ (سکشا۔ کلپ دیاکرن۔ نرکت۔ چھند اور جوتش) شامل ہیں۔

علوی علم کا تعلق صرف برہم گیان سے ہے۔ جو حواس۔ دل اور عقل کی رسائی سے اونچی چیز ہے۔ برہم محیط کل جوہر۔ اصل الاصول اور تمام خلقت کی بنیاد ہے۔ عناصر۔ مخلوقات۔ حواس وغیرہ سے سب اسی کے ظہور کے اظہار کے سلسلہ میں پیدا ہوئے۔ یہ اسی طرح برہم سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے مکڑی اپنے منہ سے تار نکالتی ہے۔ خواہ جیسے زمین سے نباتات اور جسم

سے بال پیدا ہوتے ہیں +

(۱) — سفلی یا نچلا علم کرم کانڈ۔ یگیہ کانڈ اور باہری رواجی اور رسمی شریعت ہے۔ جس کا تعلق ویدوں کے منتروں سے ہے۔ یہ یگیہ دیوتاؤں کی بھینٹ ہیں جو شردھا (عقیدتمندی) کے ساتھ خاص خاص وقت اور خاص خاص موقع اور موسم پر کئے جاتے ہیں۔ جو انہیں انجام دیتا ہے۔ وہ برہمہ لوک کا نچلا حصہ حاصل کرتا ہے۔ جسے چندر لوک یا پتری لوک کہتے ہیں۔ اور اس کے سکھوں کا وارث ہوتا ہے۔ اگر یہ نہیں کئے جاتے تو اس سکھ سے محرومیت رہتی ہے۔ اپنشد نے اس کی اہمیت پر زور بھی دیا ہے۔ اور اگنی ہوتر آہوتی اور آگ کے سات مشتعل شعلوں کا اختصار کے ساتھ تذکرہ بھی کر دیا ہے۔ لیکن یہ صرف بناوٹ اور تضیع کی بات ہے۔ کیونکہ آگے چل کر صاف لفظوں میں ان کی دبی ہوئی تردید بھی موجود ہے۔ ایسے یگیہ کرانے والوں کو بھولا۔ بھرما۔ اگیانی اور اندھوں کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس کے نتائج کے سلسلہ میں انہیں دکھی۔ مصیبت زدہ۔ موت کے شکار۔ سورگ کے اصلی سکھ سے محروم اور بار بار جنمنے مرنے والے بتایا ہے۔ یگیہ کرتے ہوئے یہ مرنے کے پیچھے چندر لوک کو جاتے ہیں۔ اور اپنے شبھ کرموں

کا پھل بھوگ کر پھر اسی پرتھوی پر ٹپکے۔ گرائے اور اتارے جاتے ہیں۔ ممکن ہے وہ پرتھوی لوک میں پیدا ہوں اور ممکن ہے۔ وہ اس سے بھی نیچے لوکوں میں پیدا ہوں ایسی حالت میں پھر ان کے لئے سورگ میں جانے کا موقع بھی نہیں ملتا ۔

برعکس اس کے جس نے اپنے حواس ضبط کر رکھے ہیں جس کا دل یکسو اور شانت ہے۔ اور اس جگت اور اس کے کاروبار کو عارضی اور فانی سمجھتا ہے۔ اور ویراگ والا ہے۔ وہی برہم ودیا کے جاننے کا مستحق ہے ۔

اُپنشد میں اس اجتماع ضدین کا سبب کیا ہے؟

سبب یہ ہے کہ عوام ہمیشہ رسم ورواج کے پابند اور دلدادہ ہیں۔ اونچی باتیں ان کی سمجھ سے باہر ہیں اس تعلیم کے ادھیکاری بھی انہیں کے درمیان سے منتخب کرنا ہے۔ اس لئے شریعت کی چھیڑ چھاڑ سے بہت درجہ تک گریز کیا گیا۔ اور ان کے تالیف قلوب کا خیال بھی مدِ نظر رکھا گیا۔ تاکہ مجلسی شیرازہ نہ بکھرنے پاوے۔ اور کام بھی ہوتا چلے۔ جہاں جہاں روحانیتی کی تعلیم کا خیال ہے۔ وہاں وہاں اُسے شریعت کا پیوند بنا کر رکھا گیا ہے۔ بدھ دھرم کی نظیر اس خیال کے تائید کی بہترین اور زبردست مثال ہے۔ اس نے مختلف ملکوں میں جا کر ان کے آبائی مذہب

کو دھکا نہیں پہنچایا۔ بلکہ اس کا پیوند ہو کر رہا۔ یہی طرز عمل مسلمان صوفیوں کا بھی ہے۔ وہ اپنے خیال کی تائیدی تاویل تک قرآن کی آیتوں اور نبی کی حدیثوں سے کرتے ہیں۔

اپنشدوں کے رشیوں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ یہاں تک کہ پران کے سانس چلنے کو پران یگیہ غذا کھانے کے مضمون کو بھی یگیہ ہی بتایا ہے۔ وعلےٰ ہذا القیاس ورید آرنیک اپنشد میں بالخصوص اس کا تائیدی سامان بہت ملیگا۔ اور ساتھ ہی ساتھ یاگیہ ولکیہ نے وہاں ان یگیہ کرنے والوں کو ایسے بڑے بڑے ناموں سے یاد کئے ہیں۔ جو ایک مہذب انسان دوسرے انسان کے لئے بمشکل کر سکے گا۔

دونوں باتیں ہیں۔ تعلیم چونکہ عام کبھی نہیں تھی۔ پوشیدہ طور پر دی جاتی تھی۔ یہ کھپ گئی۔ اور شریعت پسند آہستہ آہستہ معدود تعداد میں اس کی جانب رجوع بھی ہوتے گئے۔ لیکن یہ کبھی عام نہ ہو سکی۔ اور نہ ہو سکتی تھی۔ اس کا نام ہی اپنشد یا راز تھا۔ اور یہ ہمیشہ پردہ ہی میں رہی۔

۲ — عُلوی علم یا پرا ودیا کا مقصد صرف برہم کا گیان ہے۔ اس کی صراحت میں پہلے منڈک سے کچھ ہی اختلاف ہے۔ برہم سے جاندار اسی طرح پیدا ہوتے

ہیں۔ جیسے آگ سے چنگاریاں۔ برہمہ محیط کل جوہر اعلےٰ اصول پرم تتو۔ بغیر کارن کا۔ غیر تبدیلی پذیر۔ محدود صورتوں میں سمجھنے سے اونچا۔ اسی سے پران۔ من اور تمام اندریاں اور عناصر خمسہ۔ آکاش۔ ہوا وغیرہ پیدا ہوئے۔ وہ سب کا انتر آتما اور اندرونی رُوح ہے۔ اس طرح برہمہ کی فضاحت کرنے کے بعد برہمہ کے رچنا کی صراحت آتی ہے۔ ظاہرا ترتیب کا خیال مدِ نظر نہیں رکھا گیا۔ اور آخر میں زور دار طور پر سب کو برہمہ ہی برہمہ ہونے کا خیال دلایا گیا۔ اور تاکید ی ہدایت کی گئی۔ کہ صرف برہمہ گیان ہی سے مکتی ملتی ہے

۳۔ برہمہ پرگٹ نہیں ہے۔ نہ کسی ذریعہ سے پرگٹ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ سب کے سب اُسی سے پرگٹ ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے اندر ہے۔ اور حقیقت میں وہی تمام موجودات ہے۔ اس کا وچار اُوم ہے۔ یہ اوم برہمہ ہی ہے۔ اور پھر اوم کی تفصیلی وضاحت ہے۔ اسی پر دِو۔ پرتھوی۔ انترکش یعنی۔ علوی سفلی اور درمیانی طبقات قائم ہیں۔ اسی پر تمام من اور اندریوں کا انحصار ہے۔ اور وہ پُرش ہے۔ جسم میں اس کی موجودگی اظہار کی صرف ایک صورت ہے۔ یہ سب کا جاننے والا۔ ہر جگہ حاضر اور ناظر ہے۔ وہ ہردے کی گپھا کے اندر من اور اندریوں کا حاکم ہے۔ سب کا اس سے ظہور ہے۔ اور وہی سب کچھ ہے۔ جسے برہمہ گیان مل گیا۔ وہ کرموں کے بندھن

سے چھوٹ گیا۔ اس کے تمام شکوک اور شبہات مٹ گئے۔ برہمہ کو لامحدود سمجھکر وہ برہمہ میں واصل ہو جاتا اور اس سے مل کر ایک ہو رہتا ہے۔ یہ برہمہ نہ اندریوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔ نہ جپ تپ یا کرم سے ہاتھ آتا ہے کیونکہ وہ لطیف سے بھی لطیف تر ہے۔ اور ساتھ ہی لامحدود بھی ہے۔ من اُسے کیسے سمجھے! کیونکہ وہ ہمیشہ اندریوں کے زیر اثر رہتا ہے۔ لیکن اگر دِل گیان اور وچار کی مدد سے پاک صاف کر لیا جاوے۔ تو اس کے انوبھو کا امکان ہے۔ یہ علم یا گیان پڑھنے پڑھانے۔ سننے سنانے اور سمجھنے سمجھانے کے ماتحت نہیں ہے۔ بلکہ ویراگ اور یوگ کے سادھن سے متعلق ہے۔ ویراگ اور یوگ کے بغیر ویدانت کا سمجھنا دشوار اور مشکل ہے۔

۴۔ اس گیان کا پھل یا نتیجہ مکمل نجات ہے۔ تب آتما کو جگت سے تعلق نہیں رہتا۔ اس کی تمام زندگی اپنے ہی اندر متحد ہو جاتی ہے۔ اور اسی وحدت یا اتحاد کا نام برہمہ ہے۔ وہ برہمہ سے متماثل واصل اور اسی میں داخل ہے۔ جیسے بہتی ہوئی ندیاں یکے بعد دیگرے خواہ اپنے سلسلہ میں رواں ہو کر سمندر کی جانب رجوع رہتی ہیں۔ اور اس میں داخل ہو کر اپنے نام روپ کو کھو دیتی ہیں۔ اُسی طرح برہمہ گیانی برہمہ سے مل کر تمیزی نام روپ کو کھو کر برہمہ ہو جاتا ہے۔

کٹھ اپنشد۔ پرشن اپنشد اور منڈک اپنشد کے طرز بیان
نہ صرف باہمدگر متشابہ ہیں۔ بلکہ ان کے خیالات اور
ان کی عبارتوں کی ذہنی مرادیں ہی یکساں ہیں۔ بالخصوص
منڈک دونو کا عجیب و غریب ساتھی بنجاتی ہے۔ اگر منڈک
اور پرشن۔ خواہ منڈک اور کٹھ ساتھ ساتھ زیر مطالعہ
ہیں۔ تو پڑھنے میں یکسانیت کا لطف ملے گا۔ ان میں
سے کون اصلی ہے۔ خواہ ان سب کا عام بالمشترک
ماخذ ہے۔ خواہ ایک کو دوسری سے کیا نسبت ہے
اس کا پتہ لگانا مشکل اور غیر ممکن ہے۔ تاہم اسقدر
کہا جاتا ہے کہ پرشن اپنشد کی ترتیب باقاعدگی ہے۔ یہ کیفیت
منڈک اور کٹھ کی نہیں ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جا
سکتا ہے۔ کہ اس کی ترتیب کا اہتمام بعد کو ہوا ہے۔
منڈک کی ترتیب میں خوش ترتیبی کا وہ سلسلہ نہیں ہے
جو پرشن میں موجود ہے۔ اور ساتھ ہی اس میں بلند خیالی
بھی ہے۔ پرشن میں صرف تتوں ہی کا ذکر نہیں آتا۔
بلکہ ان کی مانند ادوں۔ شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس۔
گندھ کا بھی اشارہ موجود ہے۔ اسی طرح کٹھ کے
دوسرے حصہ کی نسبت بھی سمجھنا چاہیئے۔ یہ بھی اصلی نہیں
بلکہ ترتیبی کتاب ہے۔ لیکن کٹھ اپنشد کے پہلے حصہ کی
بابت یہ رائے نہیں قائم کی جاسکتی ہے۔ وہاں خیالات
اور اظہار کی صورت میں مطابقت ہے۔ اور ایک ہی

خیال شروع سے آخر تک محیط ہے۔ ممکن ہے۔ یہ کٹھ اپنشد منڈک سے پہلی ہو۔

برہمہ بالذات مطلق کا سدھانت (اصول) اور جگت اور جگت کے جانداروں کے ساتھ اس کی نسبت اور پھر انسان کا اعلےٰ مقصد ان باتوں کیمراحت ہیں تینوں اپنشدوں نے کمال دکھایا ہے۔ تفصیلی مدارج کے حسن و قبح پر جانے کی اسقدر ضرورت نہیں ہے۔ صرف ان کی بلند خیالی اور معراج تمنا پر خیال دوڑاتا ہے جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ چوٹی کا مضمون ہے۔ اس سے بہتر دنیا کے کسی فلاسفر نے نہیں بیان کیا۔ بلکہ یہاں تک بہ مشکل کسی کی رسائی ہوئی ہوگی۔ تفصیلی مدارج کا مقصد صرف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی طرح کسی طریقہ سے انسان بلند باطن۔ بلند نظر اور بلند خیال ہو جائے برہمہ کی اصلیت کو ذہن نشین کرلے۔ پھر یہ اس کے لیے غیر ضروری ہو جاتے ہیں۔ مطلب سے مطلب اور غرض سے ہے۔ پھل کھانے سے کام ہے۔ پیڑ گننے یا پتہ پتہ کے شمار کرنے میں دھرا کیا ہے۔ اور پھر طرز بیان کی سلاست اور سادگی بھی عجیب و غریب ہے۔ نہ کہیں کوئی ادق لفظ آتا ہے۔ اور نہ سمجھانے میں منطق کے طول طویل دائرہ بنانے کی ضرورت ہے۔ جو بات ہے آسان اور سہل ہے۔ صرف آدمی ذرا غور کرے۔

غور کرنے کی عادت ڈال لے۔ اور خود بخود سمجھ جائیگا۔ زیادہ علمیت کی مطلق احتیاج نہیں ہے۔ یہ کمال دنیا میں صرف ان اپنشدوں کو ہے۔ مانا سلسلہ کی کڑیاں کہیں کہیں کیا بلکہ ہر جگہ نہیں ملتیں۔ ان کے میل ملانے کی طرف کمتر توجہ دی گئی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ اس میں کمی ہے۔ بالکل غلط اور جھوٹی بات ہے۔ ضروری مدارج سب کے سب موجود بھی ہیں۔ مطالعہ کرنے والے کا خیال تک تو اس کمی کی جانب نہیں جاتا۔ جس کا جی چاہے وہ آپ ان کڑیوں کا اضافہ کیا کرے اور کرتا رہے۔ منع کس نے کیا ہے! اگر ان کی طرف توجہ دی جاتی تو شاید یہ اپنشد۔ اپنشد نہ رہتیں۔ ان کا مطالعہ سخت مشکل ہو جاتا۔ عطر عطر۔ جوہر جوہر۔ مکھن مکھن یہاں موجود ہے۔ یہ باریک خیالی ان رشیوں کو کب سوجھی تھی۔ اس کا پتہ کون دے! ویدوں کے اکثر منتروں میں یہ خیالات پائے جاتے ہیں۔ گو وہاں صرف بیج کی شکل میں ہیں۔ یہ وید کتنے پورانے ہیں؟ اس کا جواب بھی نہیں دیا جا سکتا۔ خیالات موجود ہیں۔ اور اہل خیال کی باریک بینی۔ موشگافی۔ لطیف بیانی اپنشدوں کی سادہ عبارت میں ہے۔ اُسے دیکھو۔ اپنا کام بناؤ۔ اور یہ کافی ہے اور ضرورت سے زیادہ کافی ہے۔

مذاہب کے نشو و نما میں خدا کا مبہم خیال ہر جگہ پایا

جاتا ہے۔ لیکن وہ بالکل غیر مکمل۔ ناکافی اور غیر اطمینان بخش ہے۔ سوال کرو۔ اُسی وقت کافر۔ بیدین اور غیر معتقد مُشرک کا فتوے دیا جائے گا۔ اور کیا عجب تعصب کی کند چھری سے پوچھنے والے کی گردن بھی رینی جائے یہاں برعکس کیفیت ہے۔ کم از کم ان تینوں چھوٹی چھوٹی اپنشدوں ہی سے مطالعہ کا تعلق پیدا کرو۔ وہ روحانی تشفی اور اطمینان قلب کا سامان مل جائے گا۔ کہ باید و شاید! بعض بعض دویت وادی ہندو مذاہب نے اِن اپنشدوں کے ساتھ بھی بدسلوکیوں کی جرأت کی۔ تعلیم تو سب کے دلوں میں ہے۔ لیکن انہوں نے اپنے اپنے موہوم اور مبہم عقیدوں کا اُسے رنگ دینا چاہا۔ یہ سخت بے انصافی اور ناقابلِ معافی جرم ہے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوتا ہے! اپنشدوں کے طالب علم خود بخود سمجھ جاتے ہیں۔ کہ اصل مراد کیا ہے۔ اور متعصبوں کے تعصب کی دال نہیں گلتی +

برہمہ ہے۔ یہ اپنشدوں کا سہانا راگ ہے۔ یہ ان کے گیت کا ٹیک ہے۔ برہمہ کیا ہے؟ یہ پہلی کڑی اور انترہ ہے۔ برہمہ کی اس جگت کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ یہ دوسرا انترہ ہے۔ برہمہ سے کیسے جگت کی پیدائش ہوئی؟ یہ تیسرا انترہ ہے۔ جیو اور برہمہ کی باہمی نسبت کیا ہے۔ یہ چوتھا انترہ ہے۔ اور اس برہمہ کے

جان لینے کا پھل کیا ہے؟ یہ پانچواں اور آخری استرہ ہے - زنجیر کی یہ مسلسل کڑیاں ان تینوں اپنشدوں کے اندر ہیں۔ بیان مکمل ہے۔ خوبصورت ہے۔ دل کو لگتا ہے۔ ان کی موجودگی میں اپنشدوں کی تعلیم کو غیر مکمل اور غیر مسلسل کہنا اگر سخت غلطی - غلط فہمی اور غلط بیانی کے جرم کا ارتکاب نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے!

یاد رہے - دنیا میں صرف یہی مختصر کتابیں ہیں جو آدمی کو بے خوف - با اطمینان اور روحانیت کی نظر سے افضل بنا دیتی ہیں - دنیا کے کتب خانے ڈھونڈو علمی دفاتر کھنگالو - سائینس اور فلسفہ کی جدت کیجانب توجہ کرو - اور پھر دیکھو تمہارے پلے بھی کچھ پڑتا ہے یا نہیں! اسوقت ان کی عظمت اور بزرگی کا سکہ خود بخود دل پر بیٹھ جائے گا - اور تمہاری زندگی کچھ کی کچھ ہو جائے گی +

میں نے صرف تین ہی چھوٹی اپنشدوں کا نام لیا ہے - اوپر کے تمام بیانات اور ان کے بالترتیب مدارج آ جاتے ہیں +

برہم ست ہے - جگت مِتھیا ہے - یہ خیال ہے - جو اپنشد دیتی ہیں - اور اس کے صحیح ہونے میں شک کیا ہے! کیا یہ دنیا عارضی نہیں ہے؟ کیا یہ سنسار ناشمان نہیں ہے؟ جرأت ہو تو اس کی تردید کرو - لیکن تردید

ہو کیسے سکتی ہے! یہاں قدم قدم پر لمحہ لمحہ تبدیلی کے نظارے زیر نگاہ آتے رہتے ہیں۔ اسے بچہ بچہ بھی سمجھ سکتا ہے ۔

برہم ست ہے۔ نت ہے۔ اس کے صحیح ہونے میں بھی کیا شک ہے؟ کیا کوئی شخص بھول کر بھی کبھی خیال کر سکتا ہے کہ کیا کبھی کسی وقت یہ لامحدود ناقابل بیان ہستی نہ رہے گی؟ ایسا کوئی نہیں کہہ سکتا۔ مرنے والے مرتے ہیں۔ اور یہ جوں کی توں قائم ہے۔ یہ بھی ہر شخص آسانی سے سوچ سمجھ سکتا ہے۔ یہ روز روز کا تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ جرأت ہو۔ تو اس کی تردید کرو۔ لیکن یہ لا مستردخیال ہے۔ جو انسان کے دل سے کبھی دور نہیں ہو سکتا۔

دوسرا اُصول جیو اور برہم کی یکتائی ہے۔

یہ جیو کیا ہے؟ کیا یہ عارضی اور فانی ہے؟ کبھی نہیں۔ انسان چاہے۔ سب کو مرتا ہوا دیکھے۔ لیکن اپنی موت کا اُسے بھول کر خیال تک بھی نہیں آتا۔ اور نہ آسکتا۔ تم اپنی موت کو ذرا سوچو تو سہی۔ اس موت کے خیال کے پس پشت تم خود برابر موجود ہو گے اس لئے اس اصول کی بھی تردید محال اور غیر ممکن ہے۔ یہاں تک تو سب کے خیال متفق ہونگے۔ اختلاف برہم اور جیو کی یکتائی میں ہے۔ لوگوں نے برہم کو

ہوا مان رکھا ہے۔ اس لئے ڈرے اور سہمے ہوئے ہیں۔ یہ ان کا خوف بے بنیاد ہے۔ اس کی جڑیں مذاہب کے توہمات۔ تقلیمی وسوسات اور اردگرد کے تبدیل ہونے والے واقعات کے اثرات موجود ہیں۔ اس لئے اصلیت کے سمجھنے میں غلطی ہوتی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو اس کا ذہن نشیں کرنا آسان اور چٹکی بجانے کا کرتب ہوتا۔

جیو ہی برہم ہے۔ حضرت! برہم کی وسعت کا خیال کہاں پیدا ہوتا ہے۔ تمہارے ہی دل میں تو پیدا ہوتا ہے۔ پھر تم محدود کیسے ہوئے؟ محدود شے کب غیر محدود خیال کو اپنے دل میں جگہ دے سکتی ہے۔ یہ غیر محدود ہی ہے۔ جو غیر محدودیت کے بھاؤ کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو کسی حالت میں محدود نہیں ہے۔ محدود ہوتا تو اُسے برہم کی غیر محدودیت کے تصور کرنے کا موقع کب ہاتھ آتا۔ انسان کا دل عجیب و غریب ہے۔ یہ رازِ ہستی کا معمہ ہے جس کے اندر خدا۔ خدا کی خدائی اور خدا کا رقیب شیطان تک سمٹا سمٹایا پڑا رہتا ہے۔ ان بیچاروں کو سوا انسان کے دل کے سہارا لینے کے اور جگہ کہاں ملتی ہے! سوچو یہ رہتے کہاں ہیں! یہ سب کے سب اس کے اندر ایک مختصر جگہ میں روپوش رہتے ہیں۔ اُسی کے منہ اور زبان سے پھدک پھدک کر نکلتے اور اسی میں جذب ہو جاتے ہیں۔

وسعت کا دل کے بیرے پتا پاے کیا کوئی
سب کچھ ہے باہر اِس سے کہاں جائے کیا کوئی

نادان اور اگیانی انسان اپنی ذات کو بھولا ہوا ناحق خدا اور شیطان کے مخمصے میں پڑا ہوا ہے۔ ان کی ہستی اس کی ہستی کے تابع ہے۔ جب یہ اقرار کرتا ہے تب خدا موجود اور جب انکار کرتا ہے تب خدا معدوم! افسوس لوگ اس قدر بھی نہیں سمجھ سکتے!

اس کی وسعت کا سبب یہ ہے کہ لامحدود اس کے ہردے کی گپھا میں بیٹھا ہوا محدود اور غیر محدود کی ماپ تول کر رہا ہے۔

(۱)۔ وسعت کا دل کے کوئی پتا کیسے پا سکے
یہ وہ ہے جس میں آکے خدا بھی سما سکے

(۲)۔ اے دل عجیب طرح کی ہے تیری کائنات
جو چاہے آئے آکے وہ باہر بھی جا سکے

(۳)۔ باہر ہے دل تو دل ہی ہے بھیتر جناب من
ہے کون اس کے راگ کا نغمہ جو گا سکے

اگر کوئی اسی میرے خیال کو لے کر سوچنے سمجھنے لگے تو ابھی دم کے دم میں اپنشد کا رازِ سربستہ اس کی سمجھ میں آسکے۔ اپنشدوں کے اصول کے زیر ہدایت اندرونی اور بیرونی تعلقات کی شہادت اور اپنی ذاتی اصلیت کے ذہن میں رکھنے سے اپنشدوں کی ماہیت کا پتہ آسانی سے

لگ سکتا ہے۔ یہ برہم جیو ہے۔ اور جیو ہی برہم ہے۔ ایک ہی شے کے طبقات ہستی کے خیال دو مختلف نام رکھ لئے گئے ہیں۔ جیو برہمیو ناپرہ' جیو اور برہم میں کوئی بھید نہیں ہے ✤

کوئی شخص غلطی میں پڑکر یہ کبھی نہ خیال کرے کہ اپنشدوں کی تعلیم فرضی اور وہمی ہے۔ وہ اصلی اور حقیقی ہے۔ آج کوئی نہ سمجھے۔ کل کہاں جائے گا! بغیر اس کے سمجھے ہوئے اطمینان اور بے خوفی کیسے آئے گی ✤

بھولو نہیں۔ میرے اس جملہ کو ہمیشہ یاد رکھو۔ جیسا خیال ویسا قال۔ جیسا قال ویسا حال جیسا حال ویسا مآل۔ جیسا مآل ویسا کمال۔ اس کا یاد رکھنا آسان ہے مشکل نہیں ہے۔ اور میں اپنی تحریر سے تم کو حقیقت سمجھا دونگا۔ اور سمجھا کر چھوڑونگا۔ یوں ہی میں اپنشدوں کی ٹیکا لکھنے نہیں بیٹھا ہوں۔ میں تعلیم دینے والے معلم کی حیثیت میں آیا ہوں۔ وہ تعلیم ہی کیا ہوئی جو ذہن کے اندر نہ اتری یا نہ اتر سکی! صرف صبر۔ استقلال اور دل کی یکسوئی کی ضرورت ہے۔ تم اتنا کرو۔ باقی کام میں خود کرلونگا اور کر گزرونگا

ا۔۔ تعدد کثرت اور انیک کا خیال خارجی نظارہ کے مشاہدہ کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح محدود اور غیر محدود کا بھی حال ہے۔ ان کی ہستی کا یقین غور سے پہلے ہی ہونا

ہے۔ لیکن جیسے جیسے تجربہ اور مشاہدہ میں وسعت ہوتی جاتی ہے۔ اُسی اُسی طرح ان کی ہستی کا وہم خود بخود زائل اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور سبب اور نتیجہ کا قانون بیچ میں حائل ہو ہو کر پیدا دیتا ہے۔ کہ یہ کثرت وہم محض ہے۔ یہ تبدیل ہونے والی عارضی حالت ہے۔ آخر میں نتیجہ اپنے سبب میں جاکر معدوم ہو جاتا ہے۔ اور وہ ایک کا ایک رہ جاتا ہے۔ مٹی کے تمام کھلونے۔ برتن بھانڈے وغیرہ ٹوٹ پھوٹ کر مٹی رہ جاتے ہیں۔ پانی کے تمام بلبلے۔ بوندیں۔ لہریں دھار وغیرہ پانی سے مل کر ایک ہو رہتی ہیں۔ اس طرح تتوں پر سوچنے سے پانچ تتو پر آکر نظر ٹھہرتی ہے۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا آکاش۔ مزید غور اور تجربہ سے یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ چار عناصر کی پیدائش بتدریج آکاش سے ہوئی۔ کھٹی مٹی گھل کر پانی بنی۔ پانی آگ ہوا۔ آگ ہوا کی جزو بن گئی ہوا آکاش میں جاکر مل گئی۔ اب پانچ کے عوض ایک فقط آکاش رہ گیا۔ پانچ کا وہم کا فوز۔ آکاش کی ہستی مقدم و موخر ایک پر آکر جیت ٹھہر گیا۔ یہ وحدت ہے۔

اسی طرح اب ان کی ماترا ؤں پر غور کرو۔ مٹی گندھ میں بدلی۔ مٹی گندھ بدل کر جل میں ملے۔ جل اپنی ماترا رس میں تبدیل ہوا۔ جل اور رس مل کر آگ میں۔ آگ اپنی ماترا میں لے ہو کر ہوا میں۔ ہوا اپنی ماترا سپرش کو لے کر آکاش

میں جذب ہوا۔ آکاش اپنی ماترا شبد میں غائب ہو گیا اب یہ سب کثرت معدوم ہو کر صرف شبہ محض رہ گیا یہ وحدت ہے*

یہی کیفیت کرم اندریوں اور گیان اندریوں کی بھی سمجھو۔ یہ اپنے اپنے وشئے میں جذب ہو ہو کر من میں لین ہوئیں۔ جن سے ان سب کی پیدائش ہے۔ اور اب صرف من ہی من رہ گیا۔ یہ وحدت ہے*

کارج ہمیشہ اپنے کارن کی طرف واپس جاتے ہیں۔ نتیجہ سبب ہی میں جاکر معدوم ہوتا ہے۔ اصل کی اولاد اصل کی جانب رجوع ہوتی ہے۔ یہ وحدت ہے*

ان سب من۔ بانی۔ تتو وغیرہ کا آدھار پران ہے یہ سب اسی کے سہارے رہتے ہوئے اپنا اپنا کھیل کرتے ہیں۔ اور پھر پران میں لے ہو جاتے ہیں۔ یہ وحدت ہے*

یہ پران کس سے پیدا ہوا؟ یہ آتما سے پیدا ہوا۔ یہ آتما میں جاکر لے ہوا۔ یہ وحدت ہے*

اس آتما کا آدھار۔ سہارا۔ سبب یا کارن پرماتما ہے یہ پرماتما میں جاکر لے ہوا۔ اب آخر میں ایک پرماتما ہی پرماتما رہ گیا۔ جو سب کا اصل الاصول ہے۔ یہ آخری وحدت ہے*

منڈک وغیرہ اپنشدوں نے اسی طرح وحدت کے مسئلہ کو ذہن نشین کرایا ہے۔ کارج تو اندریوں کو دکھائی

دیتا ہے۔ کیونکہ تمیز و تفریق کا درجہ رکھتے ہوئے بھی ان کے درمیان مطابقت۔ مماثلت۔ ہم آہنگی اور موافقت ہے۔ لیکن اصلی اصل اور حقیقی کارن اس قدر لطیف۔ باریک اور اونچا ہے۔ کہ من اور اندریوں کی رسائی اس تک نہیں ہوتی۔ یہ اس کے ماتحت ہیں۔ وہ ان سے بالا دست ہے۔ اور ان پر فوق رکھتا ہے۔ اس لئے ان کو اس کا علم ہو غیر ممکن ہے۔ یہ اصل الاصول وہ سب کی بنیادی ابتدا برہمہ ہے۔ اپنشد اسی بات کو ذہن نشین کراتی ہیں۔ برہمہ کی تلاش ان عارضی صورتوں میں یا ان عارضی اوزاروں کی مدد سے غیر ممکن ہے۔ شردھا سے اس کا انوبھو ہوتا ہے۔ تب وحدت کا مضمون خودبخود خاطرنشین ہونے لگتا ہے۔

۴ — اب ذات مطلق یا برہمہ کی طرف رجوع کرو۔ ہم کو خارجی اور اندرونی علم کا دعوےٰ ہے۔ یہ علم ابتدا میں حقیقی اور مضبوط معلوم ہوتا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اسی علم سے ہمارے کاروبار میں باقاعدگی رہتی ہے۔ اور اسی پر ہماری زندگی کا انحصار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مابعد کا پختہ تجربہ اسے بھی عارضی اور ناپائدار ثابت کر دکھاتا ہے۔ یہ صرف عارضی معلومات کا عارضی علم ہے۔ ہم اس تجربہ سے بچ نہیں سکتے۔ یہ سب کا سب تبدیلی پذیر ہوتا جاتا ہے۔ آج تم علم کا ایک نیا مسئلہ

گھڑو۔ کل کی مزید واقفیت اُسے غلط قرار دے گی جو بات ہمارے بیرونی علم کی بابت صحیح ہے۔ وہی اندرونی علم کی بابت بھی لفظ بہ لفظ صحیح نکلتی ہے۔ ان کے درمیان زیادہ فرق نہیں ہے۔ سوچو۔ ہماری اندریاں ہیں۔ خود تو ان کو علم ہوتا نہیں۔ ان کو علم کے لئے من کی ماتحتی میں رہنا پڑتا ہے۔ یہ من دنیا میں علم یا گیان کا اوزار ہے۔ لیکن کیا یہ بطور خود سبب اول ہے؟ نہیں۔ یہ محدود ہے۔ اور یہ کسی اور ہستی سبب اور اصل کے تابع ہے۔ اس کا پتہ سوشپتی کی گہری نیند کی حالت میں لگتا ہے۔ جب من کسی اور ہستی میں جاکر جذب ہو رہتا اور ہو جاتا ہے۔ یہاں آکر من کے علم کا خاتمہ ہو جاتا ہے یہ محدود من اور اس کا محدود علم کسی لا محدود من اور لا محدود گیان کے ماتحت ہے۔ جو خود لا محدود ہے اس نتیجہ پر پہنچ کر پھر ہم کو اپنی اصلیت کی جانب رجوع ہونا پڑتا ہے۔ اور اگر ہم بار بار غور کریں۔ تو ہم کو پتہ لگتا ہے کہ ہمارے اندر کوئی ایسا مستقل۔ دائمی اور قائمی جوہر ہے۔ جس کے تابع یہ سب کے سب ہیں اور آخر میں ہم کہ اٹھتے ہیں۔ کہ یہ ہمارا 'آتما' اور ہماری اپنی 'ذات' ہمارا اپنا 'جوہر' اور ہماری اپنی 'مطلقیت' ہے۔ جو کسی کے بھی تابع نہیں ہے۔ یہ آتما ہی ہے۔ جو اصل میں سنتا۔ دیکھنا سوچتا اور جانتا ہے

اس کے سوا اور کسی کو علم نہیں ہوتا۔ اور سب تو غائب ہوتے جاتے ہیں۔ یہ باقی رہ جاتا ہے۔ اور سب بدل جاتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں بدلتا۔ یہ نہ ہوتا۔ تو دوسروں کی ہستی کا امکان تک نہ رہتا۔ یہ آتما ہے۔ جو لامحدود لایتغیر۔ لایتبدل۔ لایزال ہے۔ اور تمام علوم و فنون سے بہت اونچی حیثیت رکھتا ہے ٭

۳ — ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ ضرورت ہی میں حرکت کا سوال ہے۔ انسان فطرتاً خوشی ہے۔ اور خوشی پسند ہے۔ اس لئے خوش رہنا اس کا مقصد ہے۔ لیکن دنیاوی خوشی ناپائدار ہے۔ حواس کی لذت عارضی ہے اور یہ حواس خود تھک تھکا کر بیکار بھی ہو جاتی ہیں۔ اس کے سوا ان خوشیوں کے ساتھ پاپ بھی لگا رہتا ہے جو سکھ میں دکھی کرتا رہتا ہے اگر یہ بھی نہ مانا جائے انسان ہمیشہ خوش رہے۔ خوب خوش رہے۔ خوب خوشیوں کے گلچھرے اڑایا کرے۔ لیکن بڑھاپا کو کیا کریگا۔ وہ تو آئیگی اور آکر رہے گی۔ اور اپنے ساتھ موت کو لائے گی۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ مرنے کے بعد سورگ کا سکھ ملیگا۔ تو یہ سکھ بھی دنیاوی سکھ کی طرح عارضی ہے۔ یہ بھی خالص اور دیرپا نہیں ہے۔ اس کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ عارضی کرموں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کا پھل بھی عارضی ہی ہو گا۔ یہ

محدود ہیں - اس لئے ان کے نتیجے بھی محدود ہونگے
کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ کبھی نہ کبھی یہ بھی ختم ہونگے
اور ان سے پیری اور دائمی راحت نہ نصیب ہوگی
انسان ایسا سکھ چاہتا ہے - جو کبھی ختم ہونے پر نہ آئے
اور تبدیل نہ ہو۔ اگر ایسا سکھ کہیں کسی سے مل سکتا
ہے - تو وہ صرف وہ شخصیت ہوگی جسے یہ سکھ حاصل
ہے - اور اس کی قربت لازمی شرط ہوگی +

دیوتاؤں سے سکھ ملتا ہے - وید ایسا کہتے ہیں -
لیکن یہ دیوتا خود بھی غلبات اور جذبات کے زیر
اثر شکست و مغلوبیت کے شکار اور نفسانیت سے
پاک نہیں ہیں - ان میں دائمی سکھ کہاں ! یہ تو اس سے
خالی ہی ہونگے - خالی نہ ہوتا تو پھر برباد اور پریشان
کیوں ہوا کرتے - لڑائی جھگڑے میں کیوں رہتے !
اس لئے آتما کا دائمی سکھ آتما ہی میں ملیگا - اور ہم
کو مجبوراً ان نتیجوں پر آنا پڑتا ہے :-

(۱) - خارجی سامان میں سکھ کی تلاش فریب اور دھوکا ہے
(۲) - خارجی اشیا ہمیشہ ہمارے اختیار میں نہیں رہتیں -
(۳) - جسقدر ہم خارجی سامان سے جدا اور آزاد رہینگے
اسی قدر مصیبت سے نجات رہے گی +
(۴) - دلی خوشی نسبتاً حواسی خوشی سے اعلےٰ ہے - اور
اس کا تعلق گیان سے ہے - بشرطیکہ دل معراجی ہے -

اس لئے گیان کی خوشی سب سے اونچی ہے۔ اور گیان چونکہ لامحدود ہے۔ اُس کی خوشی بھی لامحدود ہوگی یہ لامحدود گیان کیا ہے؟ اور یہ کس کا گیان ہے؟ یہ برہمہ گیان ہے۔ محدود گیان اُسی طرح لامحدود گیان کے تابع ہے۔ جیسے اندریوں کا گیان من کے گیان کے تابع ہے۔ یا ندی دریا سمندر کے تابع ہیں ٭ یہی برہمہ کا خیال ہے۔ برہمہ ہی حقیقی خوشی ہے اور برہمہ ہی میں حقیقی خوشی ہے ٭

جہاں خوشی ہے۔ وہاں ہستی کا بھی ہونا لازمی ہے کیونکہ پھر وہ خوشی کیسے ہوگی! اور جہاں ہستی ہوگی۔ وہاں ہستی کے علم کا ہونا بھی مقدم ہے۔ اس لئے خوشی ہستی اور علم تینوں ایک اور باہمدگر وابستہ ہیں۔ یہ تینوں حالتیں ہم میں ہیں۔ جب تک ہم میں محدودیت کا خیال ہے۔ ہم محدود الخیال ہیں۔ اور جب ہم میں وسیع الخیالی آجاتی ہے۔ ہم وسیع الخیال ہو رہتے ہیں یہ بات اس طرح آسانی سے سمجھ میں آتی جاتی ہے۔ اور انو بھو ہو جانے پر یہ سمجھ پختہ ہو جاتی ہے ٭

آخری نتیجہ یہ ہے۔ کہ آتما مادی طبقہ سے اونچا ہوتا ہُوا اس سے جدا نہیں ہے۔ جہاں مادہ ہے۔ وہاں رُوح ہے۔ اور جہاں رُوح ہے۔ وہاں مادہ بھی رہتا ہے۔ اس طرح یہ تمیزی تفرقہ بھی رفتہ رفتہ ختم ہو جاتا ہے

اور اپنشدوں کا مضمون اس کی صراحت کر کے خوب دل نشین کر دیتا ہے۔ تب بھرم ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا ہے۔ صرف اسقدر جان لینا ہے۔ کہ مادہ کی اپنی کوئی اصلی ہستی نہیں ہے۔ اس کی ہستی آتما کے تابع ہے یہ آتما نگم ہے۔ جو حقیقی سچدانند ہے۔

ابتدا میں اس طرح سمجھنا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن جہاں غور اور بویک وچار نے ذرا قدم بڑھایا مطلقیت کا مضمون ہم سے اور ہماری ذات سے وابستہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور اتنا ہی نہیں۔ بلکہ اس کا معمولی طور پر تجربہ بھی ہوتا جاتا ہے۔ اور تمام مسئلہ مسائل کے حل کی کنجی ہمارے ہی اندر نظر آنے لگ جاتی ہے۔

برہمہ کے اس خاص خیال کو اپنے دماغ (منڈ) میں جگہ دے تو۔ تب منڈک کا مطالعہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔

ویدوں سے تعلق

منڈک اپنشد کا تعلق اتھر وید سے ہے۔ اور اس کی تعلیم کا سلسلہ خود برہما جی سے ملایا جاتا ہے۔ یہ منتر اپنشد بھی کہلاتی ہے۔ کیونکہ نظم میں بیان کی گئی ہے۔

خاص خصوصیت

منڈک اپنشد کی تعلیم شونک نامی ایک خانہ دار گرہستی کو دیگئی تھی اس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس سلسلہ کی تعلیم کا تعلق بھی زیادہ تر گرہستیوں ہی سے رہا ہوگا۔ جیسا کہ اب تک شروبرت (سرمیں ورت دھارن کرنیکا رواج پنتھائیوں کے درمیان موجود ہے۔ اور انہیں زیادہ تر گرہستیوں ہی کی تعداد شامل ہوتی ہے۔ شروبرت کسطرح دھارن کیا جاتا ہے۔ اس کی اشارہ اشارہ میں وضاحت تو کردی گئی۔ رسمی طور پر اس کا طرز عمل روایتی ہے۔ جو خاص خاص پابندیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور مختلف پنتھائیوں میں مختلف طریقہ سے برتا جاتا ہے۔ اسلئے اس کی تفصیلی صراحت طول عمل سے خالی نہ ہوگی۔ یہاں صرف اسی قدر کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ جس نے شروبرت (سرمیں ورت) یا منڈک (سرمیں برہم) کو دھارن کرلیا۔ اُسے اسکے پڑھنے اور دہ چار کرنے کا حق حاصل ہوگیا۔ اس کی ابتدائی شرط صرف اتنی ہی ہے۔ اور وہ صحبت یا مجلس خواہ ست سنگ میں رہنے اور گورو کے بچن سننے کا ادھکاری تسلیم کرلیا گیا۔ پھر اس سے کوئی بھید نہ چھپایا نہ جائے گا۔

یہ گرہستیوں کا طریق ضرور ہے۔ لیکن یہ لازمی نہیں ہے۔ کہ انہیں اور آشرم کے لوگ نہ شامل ہوں۔ اس کی بندش نہ پہلے تھی۔ اور نہ اب ہے۔

دھارے تو دو اُدبھلی گرہی اور ویراگ

گرہی داساتن کرے۔ ویراگی انوراگ

طرز عمل کا اصول اس دوسپہ میں اختصار کے ساتھ موجود ہے۔ گرہستی بھی واساتن ہو۔ اور ودگتی بھی انوراگی رہے اور دونو یکساں طور پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور کسی بھی تفرقہ کی گنجائش نہ رہے گی۔

یہاں اسقدر جتا دینے کی ضرورت ہے۔ کہ یہ گورو مت آئین ہے۔ اور گورو کے ست سنگ کا محتاج ہے۔ جو لوگ اسے گورو کی زبان سے نہیں سنتے اور ساتھ ساتھ عمل نہیں کرتے ان کے دلی شکوک و شبہات دور نہیں ہوتے۔ اور اصلی نفع کم ملتا ہے۔ بلکہ یہ علم اکثر عذاب جان بھی ہو جاتا ہے۔ علم کا مقصد ہی یہ ہے۔ کہ وہ عملی ہو۔ اور زندگی کا جز بنجائے محض سننے یا پڑھ لینے سے اس کا اصلی فائدہ کیا ہوتا ہو گا۔ یہ ہر سمجھ دار شخص اپنے لیے سمجھ سکتا ہے۔

فائدہ تو اس وقت ہے۔ کہ یہ پرمیہ یا پرم آگتی کو عملاً اسمیں دھارن کئے ہوئے دریائے انوار میں غواصی کرے۔ یہ کسطرح ہوتا ہے؟ وہ دیکھو۔ یہاں پنتھ کے بھیدان کا راز ہے۔ جو صرف ادھکاری کو بتایا جاتا ہے۔ طریق آسان۔ سریع العمل اور سریع الاثر ہے۔ کرنا شرط ہے۔ پھر خود بخود اصلیت گم کر جاتی ہے۔ اور اس کا ساکشاتکار ہو جاتا ہے۔ منڈک اپنشد اس طرز عمل کی مختصر نوٹ بک ہے اور بس۔

شیوبرت لال

رادھا سوامی دھام ڈاک خانہ گوپی گنج راج بنارس

منڈک اُپنشد

پہلا منڈک

پہلا کھنڈ

(۱) تعلیمی سلسلہ برہما سے چلتا ہے

(۱) — برہما دیوتاؤں میں سب سے پہلے پیدا ہوا وہ سب کا بنانے والا اور دنیا کا محافظ ہے۔ اس نے تمام وِدیاؤں کی بنیاد - برہم وِدیا اتھروَن نامی اپنے بڑے لڑکے کو سکھائی۔

(۲) — برہما نے جو کچھ اتھروَن کو سکھایا تھا۔ وہی برہم وِدیا اتھروَن نے پورانے زمانہ میں انگر کو بتائی

اس نے بھردواجی ستیہ واہ کو بتائی ٭
بھردواجی ستیہ واہ نے علوی اور سفلی دو نوں ودیائیں انگرس کو بتائی ٭

(۲)۔ شونک کو جگت کے کارن جاننے کا شوق ہوا

(۳)۔ شونک فی الحقیقت ایک بہت بڑا گرستی (شاستر) کے موافق انگرس کے پاس آیا۔ اور (اس سے) پوچھا۔ "بھگون! کس ایک (شئے) کے سمجھ لینے سے یہ سب جگت سمجھ میں آجاتا ہے"؟

(۳)۔ دو قسم کی ودیائیں

(۴)۔ اس نے کہا۔ دو ودیائیں جاننے کے قابل ہیں۔ ایک پرا (علوی) دوسری اپرا (سفلی) برہم کے جاننے والوں نے فی الحقیقت ایسا ہی کہا ہے ٭

(۵)۔ ان میں سے سفلی (علم) رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھروید۔ سکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نروکت۔ چھند اور جوتش ہیں ٭
علوی (علم) وہ ہے۔ جس سے اکشر (لافانی برہم) جانا جاتا ہے ٭

(۴)۔ سب کی جڑ وہ لافانی اکشر ہے

(۶)۔ "جو نہ دیکھا جاتا ہے۔ نہ پکڑا جاتا ہے جس کا گوتر نہیں نہ ورن ہے۔ نہ جس کی آنکھ ہیں۔ نہ کان ہیں۔ نہ ہاتھ ہیں۔ نہ پاؤں ہیں۔ وہ ہمیشہ رہنے والا ہے

محیط کل ہے سب کے اندر ہے۔ بہت لطیف ہے +
جس کا ناش نہیں ہوتا۔ جیسے گیانی سب جانداروں کا
کارن بتاتے ہیں +

(۷) - "جیسے مکڑی تار چھوڑتی ہے اور سمیٹ لیتی ہے
جیسے زمین پر پودے اُگتے ہیں۔ جیسے پرش کے سر اور
جسم سے بال پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اکشر (برہمہ) سے
ہر چیز پیدا ہوتی ہے"

(۸) - تپ سے یہ برہمہ پھولتا ہے۔
تب اُس سے ناج پیدا ہوتا ہے۔
ناج سے پران۔ من۔ ست
لوک اور کرموں میں امرت (پیدا ہوتے ہیں)"

(۹) - وہ جو سب کا جاننے والا اور سب کا سمجھنے والا ہے
جس کا تپ گیان روپ ہے۔
اس (برہمہ) سے برہما پیدا ہوتے ہیں۔
(یعنی نام روپ اور ناج +

دوسرا کھنڈ

(۱) - مذہبی کرموں کی پابندی

(۱) - "یہ سچائی ہے کہ:-

جاتے ہوئے۔ سخت زخم سہتے ہوئے۔ برابر چکر لگاتے
رہتے ہیں۔ جیسے اندھوں کی رہبری میں اندھے کرتے
ہیں +

(۹) - "یہ طفلانہ مزاج والے اَوِدّیا کے رہتے
ہوئے سمجھتے ہیں۔ ہم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے۔
کیونکہ کرم کرنیوالے لوگ راگ (کی وجہ) سے (تتو
گیان کو) کو نہیں سمجھتے۔ اس وجہ سے وہ دکھی ہو کر گرتے
ہیں جب ان کا لوک چھین لیا جاتا ہے"+

(۱۰) - "یگیہ اور خیرات کو سب سے اعلے سمجھتے
ہوئے یہ ناداں ان سے بہتر اور بھلائی نہیں دیکھتے۔
وہ سورگ کی پیٹھ پر جسے انہوں نے اپنے نیک کرموں
کی وجہ سے حاصل کر لیا ہے۔ بھوگ کر اس لوک یا اس
سے بھی نیچے لوک میں داخل ہوتے ہیں"+

(۵) گیانی بغیر یگیہ کے اکثر پرش کو پراپت ہوتے ہیں

(۱۱) - "جو جنگل میں تپ اور شردھا کا شغل کرتے
کرتے ہیں شانت۔ وِدّیا وان بھیکھیا مانگ کر زندگی بسر
کرتے ہوئے وہ سورج کے دروازہ سے وہاں جاتے
ہیں - جہاں وہ امرت پورش رہتا ہے (بلکہ) امرت
پرش ہی کو (پراپت) ہوتے ہیں)"

(۶) - برہم گیان قابل گورو سے ملتا ہے

(۱۲) - "جو لوک کرم سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

ان کی خوب جانچ کر براہمن کو اُپرام ہو جائے ۔کیونکہ جو (لوک) کسی سے نہیں بنا ہے ۔ وہ بنے ہوئے سے نہیں ملتا ۔ اس کے جاننے کے لئے اُسے ایک ایسے گورو کے پاس جانا چاہیئے ۔جو ویدوں کا جاننے والا اور برہم میں نشٹھہ رکھنے والا ہو۔

(۱۳) - "وہ پرش جو اس طرح عزت اور تعظیم سے ایسے جاننے والے (گورو) کے پاس جاتا ہے ۔جسے من کی خواہشیں نہیں ستاتیں ۔جو پوری شانتی والا ہے ۔اُس (براہمن شاگرد) کو وہ واقف کار (گورو) برہم ودیا کی اصلیت کی تعلیم دیتا ہے ۔جس (کی مدد) سے اس نے (خود) ابناشی ستیہ پورش کو جان لیا ہے"

دُوسرا مُنڈک

برہم آتما کا تتو

پہلا کھنڈ

(۱) - اکشر پرش سب پرانیوں کا اننت اور جڑھ ہے

(۱) - "یہ سچائی ہے کہ :- جس طرح مشتعل آگ سے آگ کی

سات لوک = سات اندریوں کے سات سوراخ -
گپھا = ہردے - دل
سات سات کی رعایت اندریوں ہی کی نظر سے ہے +

---

(۹) - جگت کی جڑھ انتر آتما ہیں

(۹) - اس سے سمندر اور تمام پہاڑ پیدا ہوئے ہیں - اسی سے ہر ایک قسم کی ندیاں بہی ہیں - اور اسی سے تمام بنسپتی (نباتات) جوہر (رس) یہ انتر آتما بھوتوں کے ساتھ ٹھہرتا ہے +

(۱۰) - واحد پُرش ہردے گپھا ہیں

(۱۰) - "پرش ہی یہ سب کچھ ہے - کرم تپ اور برہم پرم امرت - وہ جو اس (ہردے کی) گپھا میں چھپے ہوئے کو جانتا ہے - وہ یہاں ہے - اے سومیہ! اودیا کی گرہ کو کھول "

دُوسرا کھنڈ

(۱) - واحد واجب الوجود برہم

(۱) - یہ برہم پرگٹ ہے - نزدیک ہے (ہردے کی) گپھا*

---

* - اس کا ترجمہ - پوشیدگی میں چلنے والا بھی کیا جا سکتا ہے +

میں رہنے والا پر سدھ ہے۔ منزل مقصود ہے۔ جو چلتا ہے۔ سانس لیتا ہے۔ اور آنکھ جھپکاتا ہے۔ (یہ تینوں) اسی میں گتھے ہوئے ہیں۔ اور جو کچھ تم ست اور است جانتے ہو وہ چاہنے کے قابل ہے۔ بدھی سے اونچا اور تمام پرانیوں میں افضل ہے۔"

(۲) - جو روشن ہے۔ جو لطیف سے بھی زیادہ لطیف ہے۔ جس پر لوک ٹھہرے ہوئے ہیں۔ (جس پر) لوکوں کے رہنے والے (ٹھہرے ہوئے ہیں) وہ ابناسی برہمہ ہے۔ وہ پران ہے۔ وہ بانی ہے۔ وہ من ہے۔ وہ ستیہ ہے وہ امرت ہے۔ وہ نشانہ لگانے کے قابل ہے۔ اے دوست! اس کو اپنا نشانہ بنا ۔

(۲) - اوم کا نشانہ

(۳) - "اپنشد کی کمان کو پکڑ کر جو ایک بہت بڑا اوزار ہے۔ اس میں اپاسنا سے تیز کئے ہوئے تیر کو جوڑنا چاہیئے۔ اور پھر اسی کی ستا میں محو ہوئے من کو اس سے کھینچکر اس ابناشی نشان کو اے سومیہ! نشانہ لگا!"

(۴) - اوم کمان ہے۔ آتما تیر ہے۔ برہمہ اس کا لکش کہا جاتا ہے۔ ایکاگرچت والا پرش (اُسے) نشانہ لگا سکتا ہے۔ اور تب وہ اس کی شکل کا ہو جائے گا۔ جیسے تیر نشانہ میں داخل ہو کر اسی کی شکل کا ہو جاتا ہے)۔

(۳) - آتما ایک ہے

(۵) - جس میں دِو (عالم بالا) پرتھوی (عالم زیریں) اور انترکش (عالم درمیانی) اور من بھی اندریوں کے ساتھ گتھا ہوا ہے۔ اسی کو ایک آتما سمجھ۔ دوسری (فضول) باتوں کو چھوڑ دے۔ وہی امرت کا پل ہے۔

(۴) - آتما ہردے گپھا میں ہے

(۶) - جہاں تمام رگیں رتھ کی ناف میں آروں کی طرح جڑی ہوئی ہیں۔ وہاں ہی وہ مختلف شکلوں میں وچرتا رہتا ہے۔

اوم - آتما پر وچار کرو۔ تمہارے لئے پار پہنچنے کے لئے اندھیرے سے پرے (وہ) کلیان (کا باعث) ہوگا۔

(۷) - وہ جو سب کا جاننے والا سب کا سمجھنے والا ہے جس کی مہما اس جگت میں ہے۔ وہ آتما نورانی برہم پور میں رہتا ہے۔ اور آکاش میں قائم ہے۔ وہ منومے اندریوں اور شریر کا قاعدہ میں رکھنے والا نیتا ہے۔ وہ ان (اناج) میں رہتا ہے۔ من کو قابو میں رکھتا ہے اس کے گیان سے دھیر پرش اس امرت کو دیکھتے ہیں۔ جو آنند روپ ہو کر چمکتا ہے۔

(۵) - دل کے دشمن سے نجات

(۸) - تب ہردے کی گانٹھ کھل جاتی ہے تمام شک دور بھاگ جاتے ہیں۔ انسان کے کرموں کا خاتمہ ہو جاتا

ہے۔ جب آدمی اس نیچے (مخلوق) اور اوپر (سفلی) کو دیکھ لیتا ہے ٭

(۶) - سوئم پرکاش جگت کا پرکاش

(۹) - سب سے اونچے طلائی غلاف میں جو بغیر گرد و غبار کے ہے۔ بغیر حصہ کے ہے۔ اور بغیر ٹکڑوں کے ہے۔ (وہ) برہم (رہتا ہے)۔ وہ شدھ ہے۔ نور کا نور ہے۔ اُسے وہ جانتے ہیں۔ جنہوں نے آتما کو جان لیا ہے۔ وہ یہ ہے ٭

(۱۰) - نہ وہاں سورج چمکتا ہے۔ نہ چاند نہ تارے۔ نہیں یہاں بجلیاں ہی چمکتی ہیں۔ یہ (زمینی) آگ (وہاں) کہاں! اُسی ہی کے چمکنے پر یہ سب کچھ چمکتا ہے۔ تمام جگت اسی کی چمک سے چمکتا ہے ٭

(۷) - ہر وجود میں موجود واجب الوجود

(۱۱) - امرت روپ برہم ہی فی الحقیقت سامنے پیچھے۔ دائیں۔ بائیں۔ نیچے اوپر پھیلا ہوا ہے۔ برہم ہی یہ سب کچھ جگت ہے۔ یہ سب سے وسیع وسعت ہے ٭

تیسرا منڈک

برہمہ پنتھ - برہمہ مارگ

پہلا کھنڈ

(۱) - بڑے ساتھی کا گیان پرم شکتی ہے

(۱) - دو پرند جو ہمیشہ کے ساتھ رہنے والے ساتھی ہیں - دونوں ہی ایک درخت پر رہتے ہیں - ان میں سے ایک پھل کی لذت بھوگنے والا ہے - دوسرا نہ کھاتا ہوا (صرف) دیکھتا ہے +

(۲) - اسی درخت پر بھولا ہوا پُرش کمزوری سے دھوکا کھا کر رنج میں پڑا ہے - جب وہ اس دوسرے مالک (ایشور) کو خوش اور اس کی مہما کو دیکھتا ہے - تب وہ رنج سے آزاد ہو جاتا ہے +

(۳) - جب وہ دیکھنے والا چمکیلے مالک - خالق - پُرش اور برہمہ کے سرچشمہ کو دیکھ لیتا ہے - تب وہ

جاننے والا ہو کر پاپ اور پنیہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس (ایش) کے ساتھ اعلےٰ ایکساینت (سامیہ) کو حاصل کرکے بغیر دھبہ کا ہو جاتا ہے ۔

(۲)۔ آتما میں خوشی۔ پران میں خوشی

(۴) ۔ سچ مچ یہ پران ہی ہے۔ جو سب پرانیوں میں چمک رہا ہے۔ وہ جو اسے سمجھتا ہے۔ وہ اصلی عالم ہوتا ہے اس سے بہتر خوش تقریر کوئی نہیں ہوتا۔ وہ آتما میں خوش ہوکر آتما میں پریم رکھ کر تپ کرتا ہے۔ یہ برہم گیانیوں میں افضل ہوتا ہے ۔

(۳)۔ شدھ آتما کے سادھن سے ملتا ہے

(۵) ۔ سچائی۔ تپ۔ سچے گیان اور لگاتار برہمچریہ سے یہ آتما ملتا ہے۔ جو جسم کے اندر شدھ اور نورانی ہے۔ جسے وہ جتی دیکھتے ہیں جن کے پاپ ناش ہو گئے ہیں ۔

(۶) ۔ سچائی ہی کی فتح ہوتی ہے۔ جھوٹ نہیں (فتح پاتا) سچائی سے وہ راہ پھیلی ہے۔ جو دیو۔ یان ہے۔ جس (کی مدد) سے وہ رشی وہاں پہنچتے ہیں۔ جو خواہشوں سے اونچے ہیں۔ جہاں وہ سچائی کا گھر ہے ۔

(۴)۔ محیط کل انتر آتما

(۷) ۔ وہ وسیع۔ آسمانی۔ ناقابل غور صورت کا۔ لطیف

یہ۔ اس جملہ کا ترجمہ اکثر لوگوں نے کیا ہے:۔ "خدا کی بات بنا بولا ہے"

سے زیادہ لطیف وہ (آتما) روشن ہے۔ وہ دور سے بھی دور اور پھر بھی بہت نزدیک ہے۔ دیکھنے والوں کے لئے وہ یہاں ہی (دہر دے) گپھا میں چھپا ہوا ہے ۔

(۵) - آتما صرف گیان سے ملتا ہے

(۸) — نظر سے بانی (زبان) سے نہ کسی اندری سے نہ تپ سے نہ شُدھ کرم سے* انسان (دل کا) شدھ ہو جاتا ہے تب اس طرح وہ اُس اکھنڈ کا دھیان کرتا ہوا اُسے دیکھ لیتا ہے ۔

(۹) — یہ سُوکشم آتما وچار سے سمجھا جاتا ہے۔ جس میں پران پانچ صورتوں میں تقسیم ہو کر داخل ہو گئے ہیں۔ تمام آدمیوں کا من اندریوں سے گھِرا ہوا رہتا ہے۔ جب یہ (من) شدھ ہو جاتا ہے۔ (تب) آتما کا پرکاش ہوتا ہے ۔

(۶) - وچار شکتی

(۱۰) — جس کا من شُدھ ہے۔ وہ پُرش جس جس لوک کو من سے سنکلپ کرتا ہے۔ اور جن جن کامناؤں کو چاہتا ہے۔ اُس اُس لوک کو جیت لیتا ہے۔ اور اُن اُن خواہشوں کو بھی (پا لیتا) اس لئے جو سکھ چاہتا ہے۔ اس آتما کے جاننے والے کی پوجا کرے ۔

* وہ کبھی پکڑا جاتا ہے۔ جب گیان کا پرشاد (فضل) سے

دُوسرا کھنڈ

(۱) - خواہش ہی جنم کا باعث ہیں۔

(۱) - وہ (آتما کا جاننے والا) اُس اُونچے برہمہ دھام کو جانتا ہے۔ جس میں سارا برہمانڈ قائم ہے۔ اور جو اُس میں قائم ہو کر چمکتا ہے۔ جو دھیر پُرش نشکام ہو کر اُس پُرش (آتما کے جاننے والے) کی خدمت کرتے ہیں اور گیانی ہیں۔ وہ بیج (جنموں) کے پار چلے جاتے ہیں۔

(۲) - جو خواہشوں کو چاہتا ہے۔ وہ (خواہشوں کے زیر اثر) خواہشوں سے (بار بار) یہاں وہاں جنم لیتا (پھرتا) ہے۔ لیکن جس کی خواہشیں پوری (ختم یا شانت) ہو گئی ہیں جو مکمل آتما (کرت مان) ہے۔ اس کی تمام خواہشیں یہاں ہی (اسی زمین پر) معدوم ہو جاتی ہیں +

(۲) - آتما خود اپنایا کرتا ہے یا اپناتا ہے

(۳) - یہ آتما نہ وید (پڑھنے پڑھانے) سے ملتا ہے۔ نہ عقل سے نہ زیادہ علمیت سے۔ ہاں جس کسی کو وہ آپ چُن لیتا ہے (اپناتا ہے) اُسی پر یہ آتما اپنی حقیقت کا اظہار کرتا ہے (تتوم سوام)

(۳) - گیان کے لازمی شرائط

(۴) - آتما اُسے نہیں ملتا۔ جو استقلال سے خالی ہے۔

اور نہ اُسے جو غافل (دُبدھا والا چنچل) ہے۔
نہ تجھو سے تپ سے۔ (یہ ہاتھ آتا ہے) بلکہ جو ان تدبیروں (استقلال۔ دل یکسوئی۔ سچے تپ) سے کام لیتا ہے بشرطیکہ اُسے گیان ہے۔ تب یہ آتما اُسے پرم دھام کو پہنچا دیتا ہے +

(۴) شخصی تمیز سے علیحدگی اور آتما کی وحدت میں نجات ہے

(۵) — جن رشیوں نے اس (آتما) کو پا لیا ہے۔ وہ گیان سے آسودہ ہوتے ہیں۔ وہ مکمل آتما ہیں (کرتا مان) ہیں۔ رغبت سے آزاد ہیں۔ شانت ہیں۔ وہ دھیر پورش دیکھا مان) اس سب جگہ پہنچے ہوئے کو پاکر اس سب (کل وتمام) میں داخل ہو جاتے ہیں +

(۶) — ویدانت کے دگیان کا مطلب جنہوں نے اچھی طرح ذہن نشین کر لیا ہے۔ جو جتی یوگ اور سنیاس کی بدولت شدھو اتھہ کرن والے (پاک ضمیر) بنچکے ہیں۔ وہ سب لوگ اور سب کے اُتم امرت کو بھوگتے ہوئے مرنے کے وقت برہم لوکوں کی لاغانیت کو بھوگتے ہیں +

(۷) — اُن کی پندرہ کلائیں اپنے اپنے کارن (اصلی) میں چلی گئی ہیں۔ ان کی تمام اندریاں اپنے اپنے دیوتاؤں میں داخل ہو گئی ہیں۔ ان کے کرم اور وگیان سب کے سب اس اعلیٰ اکشر (برہم) سے مل کر ایک ہو گئے ہیں +

(۸) — جس طرح بہتی ہوئی ندیاں نام رُوپ کھو کر سمندر

ہیں غائب ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح برہم کا جاننے والا نام او روپ سے چھٹکارا پاکر اونچے سے اونچا جو نورانی پرش ہے۔ اس میں داخل ہو جاتا ہے ✦

(۵)۔ برہم گیان کا پھل

(۹) ۔ فی الحقیقت وہ جو اس برہم کو جانتا ہے اس کے خاندان میں کوئی بھی برہم سے ناواقف نہیں پیدا ہوتا۔ وہ دکھوں کے پار چلا جاتا ہے۔ وہ پاپوں سے پار چلا جاتا ہے۔ ہردے کی گانٹھوں سے چھوٹ کر وہ امرت (لافانی) ہو جاتا ہے ✦

(۶)۔ تعلیم کا مستحق

(۱۰) ۔ یہ اصول رچا میں اعلان کیا گیا ہے:۔

جو اپنے کرموں کے پورا کرنیوالے ہیں۔ وید کو پڑھتے ہیں برہم نشٹھی ہیں شردھا سے بھرے ہوئے ہیں۔ اپنے آپ کو ایک شی انگنی میں ہوم کرتے ہیں۔ یہ برہم ودیا صرف انہیں کو بتانی چاہیے۔ اور جنہوں نے منڈک ورت (شر ورت) کو قاعدہ کے موافق پورا کیا ہے ✦

(۷)۔ منڈک اپنشد کی انتہا

(۱۱) ۔ یہ سچائی ہے۔ اسے انگرس رشی نے قدیم زمانہ میں بتلائی تھی۔ اس کو کوئی ایسا پرش نہیں پڑھ سکتا جس نے ورت کو پورا نہیں کیا۔ پرم رشیوں کو نمسکار ہے۔ پرم رشیوں کو نمسکار ہے ✦

ختم ہوئی

منڈک اپنشد

نوٹ ۔ ناظرین! اس کھنڈ کے [illegible] منتروں کو ذہن میں رکھیں۔ انہیں یہ منڈک کا راز ہے۔ میں اسے آگے [illegible] سوامی شنکر اچاریہ جی مہاراج نے اسکے معنی میں انگنی دھارن کرنا [illegible] سر منڈانا کیا ہے دو لوگ غلط خیال ہیں ✦

ضروری اطلاع

مندرجہ ذیل اپنشد میگزین کے نمبر تیار اور دفتر میں موجود ہیں۔ جن مہاجنوں کو ضرورت ہو براہِ راست طلب فرمائیں اور آیندہ نمبروں کے مستقل خریدار بنجائیں۔

اپنشدوں کا دیباجہ — قیمت ۲ روپیہ

ایش اُپنشد
کین اُپنشد
کٹھ اُپنشد
پرشن اُپنشد
منڈک اپنشد

خادم

مینیجر اپنشد میگزین لاہور

منڈک اُپنشد

(۲)

سوال و جواب کی صُورت میں
نہایت خاطر نشین - مؤثر اور
آسان عام فہم عبارت میں

شیوبرت لال
مقیم رادھا سوامی دھام ڈاکخانہ گوپی گنج
راج بنارس

دیباچہ

نام روپ

یہ جگت کیا ہے؟ یہ صرف نام اور روپ ہے۔ نام اور روپ کے سوا اس میں اور کچھ نہیں ہے۔ اور یہ نام روپ اپنے آدھار کے سمجھانے میں سب سے زیادہ مددگار ہوتے ہیں۔ بلکہ سچائی یوں ہے کہ جس شئے کے اندر سچائی رہتی ہے۔ وہ نام اور روپ ہی ہے +

یہ نام روپ دو ہستی رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی نام اور روپ کی اپنی کوئی ہستی نہیں ہے۔ یہ اجتماع ضدین اور بھرم پیدا کرنے والی بات ہے۔ لیکن وہ غلط یا جھوٹی نہیں ہے۔ ذرا معمولی طور پر غور کرنے سے یہ سمجھ میں آجاتی ہے +

ہستی تو ہستی ہی ہے۔ جو ہو۔ اور جس کا ہونا برحق ہو وہ اصلی شئے ہے۔ اور یہ اصلی شئے جس برتن کے اندر رکھی گئی ہو۔ وہ، تن روپ کہلاتا ہے۔ اور اس برتن کی

خصوصیت سے اس کی جو مختصر لفظی تعریف کی جائے وہ نام نہیے ہے۔

اسی ایک بات پر غور کرنے سے سمجھ میں آجائیگا کہ نام اور رُوپ کی ہستی کسی اور سئے کی ہستی کے ماتحت ہے۔ اگر وہ سئے نہ ہوتی - تو نام اور روپ کا امکان میں آنا محال اور دشوار تھا - اس سے ثابت ہوا کہ نام روپ کی اپنی ہستی کوئی نہیں ہے - ان کی اگر ہستی ہے - تو وہ ہستی مستعار ہے - لگنی لی گئی ہے - اور اس سئے کی رعایت - نسبت اور بابت کی وجہ سے ہے - جو ان کو سہارا دئے ہوئے ہے - اور جس کے آدھار پر یہ قائم ہیں ۔

اس لئے اصلی ہستی تو وہ ہے! جو نام رُوپ کے پردہ کے اندر ہے - یا پردہ میں لپٹی پڑی ہوئی - اگر وہ نہ ہوتی - تو یہ بھی نہ ہوتے - وہ ہے - اس لئے یہ بھی ہیں ۔

بنام رُوپ ہیں - اس سے کسی کو انکار نہیں ہے - نام روپ نہیں ہیں - کیونکہ وہ کسی دوسرے کے سہارے ہیں اس لئے ان کی ہستی ہے بھی - اور نہیں بھی ہے - رعایتی اور نسبتی نظر سے تو اس کے ہونے کا اطلاق ہے - اور نسبت کی شرط ہٹا دینے سے پھر ان کا ہونا ممکن نہیں ہے یہ کہنے کی غرض ہے ۔

ویدانتی جو عام کو اَن ہوئی یا ہستی سے خالی بتاتے

ہیں۔ وہ صرف اسی نظر سے ہے۔ اس کی دراصل اپنی کوئی ہستی نہیں ہے۔ اس کی ہستی برہمہ کے آدھار پر ہے۔ اسے میں اور کھول کر سمجھا دیتا ہوں +

برہمہ ہے۔ یہ توضیح صاف اور واضح الفاظ ہیں۔ اس برہمہ میں برہمہ پنا ہے۔ برہمہ برہمہ پنے سے محروم نہیں رہ سکتا۔ جب برہمہ ہے تو پھر اس کا برہمہ پنا آخر ہوگا۔ یا نہ ہوگا؟ برہمہ پنا ہے۔ لیکن برہمہ پنا کوئی جدا شے نہیں ہے۔ جو اپنی جدا ہستی رکھتا۔ برہمہ پنے کی ہستی برہمہ کے سہارے رہتی ہے۔ یہ برہمہ پنا مایا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی شے نہیں ہے۔ لوگ ناحق غلط فہمی میں پڑے ہوئے لفظی جھگڑے مچاتے رہتے ہیں۔ وہ صحیح اور سچی بات کو صحیح اور سچے دل سے کیوں نہیں مان لیتے۔ پھر حجت۔ قیل و قال۔ بحث مباحثہ اور فضول لفظی تراش وخراش کی ضرورت ہی باقی نہ رہے +

یہ مایا برہمہ پنا ہے۔ برہمہ پنا صفت ہے۔ صفت علیشہ موصوف کے سہارے رہتی ہے۔ اسی طرح یہ مایا بھی برہمہ کے آدھار پر رہتی ہے۔ وہ خود کوئی شے نہیں ہے۔ اصلی شے تو برہمہ ہی ہے۔ لیکن چونکہ برہمہ میں برہمہ پنا ہے۔ اس لئے برہمہ مایا سے خالی نہیں ہے۔ اگر یہ بات ذہن نشین ہو جائے۔ تو برہمہ اور مایا کا دو پنا دم کے دم میں مٹ جائے بات صاف صاف نہ کہی جاتی ہے۔ نہ سمجھائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے بھرم پیدا ہوتا ہے۔ اور بھرم کا سلسلہ چل نکلتا

ہے اور آخر میں وہ اندھے کی کھمبر کی طرح رسّی بھسم ہو کر رہ جاتی ہے"۔

یہ مایا ہی نام روپ ہے۔ اور یہ نام روپ مایا ہے مایا جگت ہے۔ اور جگت صرف نام روپ ہے جو ہے اور نہیں بھی ہے۔ برہمہ کی ہستی کی نسبتی نظر قائم کرنے سے تو اس کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن اس نسبت کی نظر میٹ دینے سے وہ نہیں ہے۔ اور اکیلا برہمہ ہی برہمہ ہے۔ اصل اور اصلیت کا ملاپ وحدت ہے۔ اور یہی وحدت برہمہ ہے۔ ذات اور ذاتیت کا ملاپ وحدت ہے۔ اور یہی وحدت برہمہ ہے۔ مطلق اور مطلقیت کا ملاپ وحدت ہے اور یہی وحدت برہمہ ہے۔ صفت اور موصوف کا اتحاد وحدت ہے۔ اور یہی وحدت برہمہ ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ اس طرح سوچنے اور سمجھنے سے دوپنے کی جڑ خود بخود کٹ جاتی ہے۔

منڈک اپنشد کا نام روپ

منڈک کی وجہ تسمیہ پہلے دیباچہ میں بتادی گئی منڈ یں ک یہ منڈک ہے۔ سر میں ورتی یہ منتر و ورت ہے منڈک نام اور روپ محض ہے۔ بغیر نام اور روپ کی مدد کے حقیقت اور کسی طرح سے سمجھ میں نہیں

آتی - برہم جب سمجھا جائے گا - برہم پنے ہی کے سلسلہ میں سمجھا جائے گا - موصوف کی سمجھ جب آئے گی - اسکی صفت ہی پر غور کرنے سے آئے گی - اور یہ نام اور روپ ہے +

جو نام ہے - وہی روپ ہے - اور جو روپ ہے - وہی نام ہے - فرق صرف لفظی لطافت اور کثافت کا ہے - نام نسبتاً لطیف ہے اور روپ نسبتاً کثیف ہے نام جوہر ہے - اور روپ اس جوہر کا قالب - کالبد اور جسم ہے - یہ دونوں ہمیشہ لازم بالملزوم ہو کر جوڑے کی شکل میں رہتے ہیں - ایک کو دوسرے سے علیحدہ کرنا یا علیحدہ کر دکھانا مشکل ہے - نام ہوگا تو نام کا روپ بھی ہوگا - روپ ہوگا - تو روپ کا نام بھی رہے گا - ورنہ ظہور یا اظہار کی مکمل حیثیت نہ قائم ہو سکیگی - بغیر روپ کے نام ہمیشہ مبہم رہیگا - اور بغیر نام کے روپ کی صراحت دشوار ہوگی - اس لئے نام اور روپ دونوں کا ساتھ ساتھ رہنا ضروری ہے +

منڈک نام ہے - اور منڈک اپنشد کا غذی - لفظی - زبانی یا کتابی صورت میں اس کا روپ ہے - اور انہیں نام اور روپ کا آدھار وہ معنے یا مضمون ہے - جو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے - وہ اصلیت ہے - اور یہ اس اصلیت کا سہارا لئے ہوئے ہیں -

مضمون صاف ہو گیا - اب آیندہ اس کے سمجھنے میں دقت

نہ ہوگی +

منڈک اپنشد میں کیا ہے؟

منڈک اپنشد نام اور روپ ہیں۔ ان کے اندر جو ہے وہ ان کا بطون یا اصل مضمون ہے۔ منڈ سر ہے۔ اورک برہمہ ہے۔ منڈک سر میں یا دماغ کے اندر برہمہ کے خیال کو جگہ دیتا ہے۔ دماغ یا سر کے اندر کس طرح، کس تدبیر یا کس ترکیب سے برہمہ کے خیال کو داخل کرنا ہوتا ہے۔ وہ اس کے اندر زیر بحث آیا ہے۔ اس میں صرف اسی بات کا ذکر ہے۔ اس کے سوا اور کچھ بھی اس میں بیان نہیں کیا گیا ہے۔ اگر منڈک اپنشد میں سوا برہمہ کے اور کوئی بات تلاش کی جائے گی۔ تو وہ غلط اور بے سود ثابت ہوگی۔ جو شے جس میں ہو۔ وہی اس کے اندر ڈھونڈی جائے۔ تب کوشش میں کامیابی ہوگی۔ اور اگر کوئی اور شے ڈھونڈی جاتی ہے۔ تو متلاشی کی محنت رائگاں جائے گی۔ اور اُسے ناکامیابی کا ٹھوکر کھانا پڑیگا۔

جسم اور رُوح

جسطرح جسم کے اندر رُوح چھپی رہتی ہے۔ اور جسم اس کے سہارے اور اسی کے آدھار پر حرکت کرتا ہوا نظر آتا ہے

اُسی طرح کتاب کے جسم کے اندر نفس کتاب متحرک رہتا ہے جگت کتاب ہے۔ اور جسم ہے۔ اور اس کتاب یا جسم کا جوہر برہمہ ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو جگت کے اندر آ کر جگت میں برہمہ کے متلاشی رہتے ہیں۔ وہ انہیں ضرور مل کر رہے گا۔ اور یقینی طور پر ملیگا۔ لیکن جو لوگ جگت میں جگت کے بدار بھ کے متلاشی ہیں۔ ابھی تک وہ جسم پرستی کی جسمانی نظر رکھتے ہیں۔ انہیں دنیا میں ابھی تک مصیبت اٹھانا اور جنم مرن کے پھیر میں گھومنا پھرنا بدا ہوا ہے۔ یہ سچے معنی میں سچے بدنصیب لوگ ہیں

(۱) برہمہ رہے کایا کے اولے
بن کایا برہمہ کیا بولے

(۲) کایا رہے برہمہ کے اولے
بنا برہمہ کایا کیا ڈولے

(۳) کایا مایا چھایا ایک
ان میں دیکھو بھاؤ انیک

(۴) کایا مایا چھایا تیاگی
کوئی کوئی دیتے برہمہ انوراگی

(۵) برہمہ کا برہمہ بنا ہے مایا
کسی کسی نے بھید یہ پایا

جو شے جس میں ہو۔ اُسی کی اُس کے اندر جستجو لازمی ہے جگت میں برہمہ ہے۔ اندھوں کو نظر نہیں آتا۔ کایا۔ یا جسم

کے اندر آتما ہے۔ آنکھوں کے اندھے اُسے نہیں دیکھتے اس کا سبب کیا ہے؟ ان کے دماغ کے اندر برہمہ کا خیال اب تک داخل نہیں ہوا ہے۔ برہمہ تو اس میں پہلے ہی سے محیط ہے۔ خیال نہ ہونے کی وجہ سے یہ بھرم میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کی زندگیان ناکارہ ہیں۔

گھٹ میں ہے سُوجھے نہیں لعنت ایسے زند
نانک اس سنسار کو ہوا موتیا بند

مُنڈک اُپنشد کی ہدایت

جسے اس برہمہ کی پراپتی کا خیال ہو۔ وہ شِر ورت یعنی سر کے اندر ورت کو دھارن کرے۔ تب گورو کی صحبت میں رہ کر مُنڈک اُپنشد کو پڑھے۔ اور اس پر غور کرے اسوقت اُسے اس پرم پد کی پراپتی ہوگی۔ اس سے پہلے نہیں۔ اس اُپنشد کی آخری منتروں کو دیکھو۔ کسطرح اس شرط کی لازمی پابندی کی تاکید کی گئی ہے۔ اور اس سے فایدہ اٹھاؤ۔ بغیر گورو کی مدد کے کمائی کا بننا مشکل ہے۔

(۱) وستو کہیں ڈھونڈے کہیں کیس بدھی آوے ہاتھ
کہیں کبیر تب پایئے جب بھیدی لیجئے ساتھ

(۲) بھیدی لیا ساتھ کر دینا وستو لکھائے
کوٹی جنم کا پنتھ تھا پل میں پہنچا جائے
گھٹ کا پردہ کھول کر سنمکھ دے دیدار
بال سنیہی سائیاں - آد - انت کا یار

تعلیم کا خلاصہ

یہ برہمہ جس کی تلاش ہے - کہیں باہر نہیں ہے - تمہارے ہی ہردے گپھا میں بیٹھا ہوا ہے اور تمہارا ہی روپ ذات - صفت - اصلیت اور سب کچھ ہے - اسی کا ذہن نشین خاطر نشین اور یقین نشین کر لینا ہے - یہ انوبھو سے ہوگا - انوبھو کا پہلا زینہ شرون ہے دوسرا زینہ منن کے اپنشد کا وچار اور تیسرا زینہ منزل مراد یا اپنی حقیقت کا ساکشاتکار ہے - یہ تعلیم کا عطر ہے ۔

شیوبرت لال
مقیم رادھا سوامی دھام ڈاکخانہ گولی گنج
راج بنارس

منڈک اُپنشد

سوال و جواب کی صورت میں
تاکہ اصلی مضمون خوب سمجھ میں
آجائے

تمہید

منڈک کی صراحت

(۱) نام

سوال ۱۔ منڈک اپنشد اس کا نام کیوں رکھا گیا؟
جواب۔ کیونکہ یہ سر کے اندر برہمہ کے خیال کے داخل کرنے کی ہادی ہے۔

سوال ۲۔ اگر اس کا نام کا یک اُپنشد رکھا جاتا ۔ تو کیا ہرج تھا ۔ کایا خواہ جسم کے اندر بھی تو برہم ہے؟

جواب (و) ۔ پھر یہ کایک اپنشد ہوتی ۔ منڈک نہ کہلاتی +

(ب)۔ کایا میں خیال داخل نہیں کیا جاتا ۔ سریا دماغ ہی کے اندر داخل کیا جاتا ہے +

(ج)۔ جسم کے اندر سر ہی بہترین عضو ہے +

(د) ۔ سرداروں کے لیے منڈک اُپنشد کا مشرو برت ہے ۔ اور جسم داروں کے لیے جسمانی جپ تپ ہے +

(ہ) ۔ سر سب کی جڑ ہے ۔ سر ہی میں سب کی جڑ ہے +

(و) ۔ تمام جسم سر کے آدھار پر رہتا ہے ۔ اور اسی سے جسم کے اعضا کو حواس کو دل اور عقل کو تقویت ملتی ہے ۔ سر سب کا شرومنی ہے +

(ز)۔ اصلی زندگی ۔ بلکہ زندگی سر ہی میں ہے +

(۲) ۔ سریا مُنڈ کی اہمیت

سوال ۳۔ اسکے کیا معنی ہیں کہ اصلی زندگی سر ہی میں ہے؟

جواب ۔ اس کے یہ معنی ہیں ۔ کہ یہ اکشر برہم کی جسمانیت کا سب سے اونچا حصہ ہے ۔ اور زندگی کی دھار اُسی سے نکلکر کل جسم میں پھیلتی ہے ۔ سر کا نام دِؔو ہے ۔ جس کے اندر تمام دیبہ اور روشن شکتیاں رہتی ہیں ۔ درمیانی حصہ کا نام انترکش ہے ۔ جو خلا یا وسعت ہے ۔ پہلے اس سے دھار چھوٹ کر یہاں آتی ہے ۔ اور نچلے حصہ کا نام پرتھوی ہے ۔ یہ دھار کے ٹھہرنے

کی جگہ ہے۔ اوپر دماغ سے دھار چلی۔ نیچے درمیانی حصّہ میں آئی۔ اور پھر بیچ میں چکر کھاکر اوپر کو گئی۔ یہ دھاروں کا چکر سر سے پاؤں تک برابر ہر وقت چلا کرتا ہے۔ اور اس کی رفتار کی وجہ سے یہ تین طبقات سر۔ بیچ کا اور پاؤں بنجاتے ہیں۔ سر یا دوّجرا ہے +

سوال ۴۔ میرے لئے یہ مضمون بنا ہے۔ میں اسے اچھی طرح ذہن نشین کرونگا!

جواب۔ کرو۔ تمہیں منع کس نے کیا ہے!

سوال ۵۔ پہلے یہ فرمائیے۔ کہ کیا یہ اکشر برہمہ اصلی برہمہ سے مختلف ہے؟

جواب۔ مختلف بھی ہے۔ اور نہیں بھی ہے۔ اُس کا برہمہ کے ساتھ ہمیشہ میل رہتا ہے۔ کہنے سُننے سمجھانے بُجھانے وچار کرنے کرانے کے لئے ابتدا میں اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے۔ بغیر اس کے برہمہ کی ماہیت ہر کس و ناکس کی سمجھ میں نہیں آتی +

(۳) ۔ اکشر برہمہ اوم ہے

سوال ۶۔ اکشر برہمہ میں نے سُننے کو تو سُنا ہے۔ سمجھا نہیں ہے۔ اسکا اصلی اور حقیقی نام کیا ہے؟

جواب۔ 'اوم'

سوال ۷۔ اس کا رُوپ کیا ہے؟

جواب۔ 'اوم'

سوال ۸ - اوم تو معمولی لفظ ہے۔ برابر سنتے اور بولتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقی ماہیت کی سمجھ نہیں آئی۔ یہ اکشر کیوں کہلاتا ہے؟

جواب - [ا] - اکشر حرف کو کہتے ہیں۔ اور وہ صرف ایک اوم ہے۔ جس کے اندر آواز کی تینوں حالتیں اعلےٰ۔ درمیانی۔ ادنےٰ موجود ہیں۔ جتنے حروف اور آوازیں ہیں۔ ان کی ابتدا۔ وسط۔ اور انتہا صرف یہ اکیلا حرف ہے۔ باقی تمام حروف اسی سے نکلے اور نکلتے ہیں یہ سب کا مبدا ہے۔ اسی وجہ سے یہ برہمہ کا نام کہا جاتا ہے۔ جو وہ اصل میں ہے۔ منہ کھولو اور بند کرو۔ اوم نکلیگا۔

(ب) - حرکت میں آواز ہے۔ بغیر آواز کے حرکت نہیں۔ اس لئے یہ آواز۔ کلام۔ پرنو۔ حرکت کی جان ہے۔ اسی کی حرکت سے اور اسی کی حرکت میں برہمہ خواہ اکشر برہمہ کا رُوپ خواہ (جسمانیت) ہے۔ اس کا اظہار تین صورتوں ابتدا۔ وسط۔ اور انتہا میں ہوتا ہے۔ اس کی خیالی صورت یوں ہے۔

۱
۲
۳

۱- وِدیا ہے۔ ۲- انترکش۔ ۳- پرتھوی یا پاول

ہے۔ یہ اُس کا رُوپ ہے ‌+

(ج) - اس رچنا میں اکشر کی بڑی حیثیت ہے۔ جو کچھ ہے یہی ہے +

(د) - اکشر سنسکرت مادہ اشری (محیط ہونے یا پھیلنے سے بنا ہے +

(ہ) - سنسکرت لغات میں اُس کے مختلف اور متعدد معنی ہیں - مثلاً

(۱) شِو
(۲) وشنو
(۳) برہما
(۴) دائمی خوشی
(۵) جنم مرن سے آزاد
(۶) تپ
(۷) پنیہ (ثواب)
(۸) پنیہ کا پھل - ثواب کا نتیجہ
(۹) آکاش
(۱۰) لاینتبدل
(۱۱) لافانی
(۱۲) حروف تہجی کا کوئی حرف

اِن تمام معنی مُراد کا اطلاق ایک اکشر میں ہے - یہ اس کی مہما ہے +

سوال ۹- آج مجھے اس اکشر کی سمجھ آئی - اب اسی کے ذیل میں سِر کی رعایت سمجھائیے - جس کی نسبت منڈک اپنشد میں ہے +

(۴) - سر یا مُنڈ ہی سب کی جڑ ہے

جواب - تم نے اکشر کو سمجھ لیا - اس کا نام اور رُوپ پہچان لیا - اوم آواز کی تین مدّات اس کا نام ہے - اور اوم آواز کی جسامت کے تین حصے اُس کا رُوپ ہیں - اکشر برہمہ کے اس روپ میں اُس کا دِوّ حصہ اس کا سر ہے - اور یہ سر ہی روپ کی جڑ ہے +

سوال ۱۰- یہ تو میں نے سمجھ لیا - دو مرتبہ آپ نے سمجھایا - لیکن اکشر برہمہ کے دِوّ یا سر سے ہمارے سر یا مُنڈ کو کیا نسبت ہے ؟

جواب (الف) جیسا وہ برہمانڈ میں ہے - ویسے ہی تم اس پنڈ میں ہو -

(ب) - وہ برہمانڈ کا دھنی ہے تم پنڈ کے دھنی ہو -

(ج) - وہ برہمانڈ کا کرتا دھرتا ہے - تم پنڈ کے کرتا دھرتا ہو - یہ اس کے اور تمہارے درمیان نسبت یا نسبتی مشابہت ہے +

(الف) - جیسے اس کا پاؤں پرتھوی ہے - ویسے ہی تمہارا پاؤں یہ تمہارا پاؤں ہے -

(ب) - جیسے تمہاری درمیانی جسامت ہے - ویسے

ہی اس کی درمیانی جسامت انتر کش ہے۔
(ج) - جیسے اس کے روپ کی چوٹی دِ دّو ہے۔ ویسے ہی تمہارے رُوپ کی چوٹی تمہارا سر ہے ؛
یہ دونو کے درمیان مشابہتی رعایت ہے۔ بیوہارک درشٹی سے صرف پیمانہ کا فرق ہے۔ وہ بڑا ہے۔ تم چھوٹے ہو۔ وہ لامحدود ہے۔ تم محدود ہو۔ وہ سروگیہ ہے۔ تم الپگیہ ہو ؛
جیسے 'دِدّو' اکشر کے روپ کی جڑ ہے۔ ویسے ہی تمہارا سر تمہارے رُوپ کی جڑ ہے۔ تم نے اپنے آپ کو محدود مان لیا ہے۔ یہ محدودیت تمہارے اندر خیال دلانے یا محدودیت کے خیال کے تمہارے سر کے اندر داخل ہونے سے آئی ہے۔ اگر خیال نہ ہوتا تو نہ کہیں محدودیت تھی۔ نہ غیر محدودیت تھی۔ یہ صرف خیالی نسبت کا گورکھ دھندا ہے۔ خیال نہ ہو تو نہ یہ ہے۔ نہ وہ ہے ؛
جیسے جڑ میں پانی دینے سے وہ ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔ اور درخت کے پتے پتے کو نمی اور رطوبت دیتا ہے۔ اُسی طرح خیال۔ غیر محدودیت کے خیال۔ برہمہ کے خیال اور اصلیت کے خیال کا پانی تمہارے سر کی جڑ میں دیا جارہا ہے۔ تاکہ وہ ہر جگہ سرایت کر جائے۔ اور تم فہمی اور خیالی محدودیت کے چکر سے نجات پا جاؤ۔ یہ منڈک ہے۔ یہی اس کا مقصد ہے۔ سوا سر کے اور کس کو خیال

دیا جاتا - یہ تم سمجھ سکتے ہو +

(۵) - رچنا کے تین طبقات

سوال ۱۱- یہ میں نے خوب سمجھ لیا - مُنڈک کی اصلیت میری سمجھ میں آگئی - لیکن میں قبل اس کے کہ دوسرے سوال کروں - اکشر برہمہ کی برہمانڈی رچنا کے مدارج سمجھنا چاہتا ہوں - اور ساتھ ہی انسان کے پنڈ کے ساتھ اس کی نسبتی مشابہت جاننا چاہتا ہوں ؟

جواب - یہ مشابہت تو میں دکھا چکا - تم نے کسی حد تک اُسے سمجھ بھی لیا - تم اپنی واقفیت کو اور زیادہ وسعت دینا چاہتے ہو - یہ خیال اچھا ہے - بُرا نہیں ہے - اور میں تمہارے معلومات میں خوشی کے ساتھ اضافہ کرونگا +

یہ تمام باتیں جو تم نے پوچھی ہیں - ایک حرف اوم میں آگئیں - اوم بطورِ خود ساری حقیقت کا لُبِ لباب جوہر اور خلاصہ ہے -

[ا] - اوم اکشر برہمہ ہے

[ب] - (۱) اوم کا اُ اکشر برہمہ کا دِوّ (سر) ہے -

(۲) اوم کا وُ اکشر برہمہ کا انترکش (درمیانی حصہ) ہے

(۳) اوم کا مَ اکشر برہمہ کی پرتھوی (پاؤں) ہے

[ج] یہی اوم کی رعایت تمہارے اندر بھی موجود ہے -

(۱) اوم کا اُ تمہارا سر

(۲) اوم کا وُ تمہارا درمیانی حصہ

(۳) ادم کا تم تمہارا پاؤں ہے +

دونوں ہی میں یکسانیت ہے۔ صرف پیمانہ کا فرق ہے۔ یہ تم نے ذہن نشین کر لیا۔ اب آگے بڑھو۔

جب رچنا ہونے لگتی ہے۔ دو کرّے پہلے بنجاتے ہیں۔ ایک اِن میں سے سَت ہے۔ اور دُوسرا است ہے۔ یہ ست اور است الفاظ میں صرف تمہارے سمجھانے بجھانے کے لئے استعمال کر رہا ہوں۔ ست سر ہے۔ اور است پاؤں ہے۔ سر میں ستا یا طاقت کوٹ کوٹ کر بھر جاتی ہے۔ اور پاؤں اس ستا سے خالی رہتا ہے۔ سر کی ستا دھاروں کی صورت میں اُتر کر اُسے زندہ ست اور متحرک کرتی ہے۔ سر سے اگر ستا کی دھار نہ آئے۔ تو پاؤں طاقت اور حرکت سے خالی رہیگا۔ یہ تم سمجھ سکتے ہو اور بہ آسانی سمجھ سکتے ہو۔ دھار آتی ہے۔ دھار جاتی بھی ہے۔ اسطرح سر اور پاؤں کا جوڑ ملا رہتا ہے +

یہ سرشٹی یا رچنا کے دو طبقات ہیں۔ جو دھاروں کی آمد و رفت کے نظارے ہیں۔ یہ الٹ پھیر برابر ہوتی رہتی ہے۔ لیکن یہ دھار کہیں آکر ٹھہرتی بھی ہے۔ اس ٹھہرنے کی جگہ کا نام درمیانی حِصّہ ہے۔ دھار اوپر سے نیچے آئی نیچے سے اوپر کی طرف رواں ہوئی۔ اوپر سے دوسری دھار آرہی ہے۔ بیچ میں دونوں کا ملاپ ہوا۔ اور اوپر نیچے کی دھاریں مل کر گرہ بند ہوگئیں اور درمیانی

حصہ بن گیا۔ جس کے اندر اوپر اور نیچے دونوں کے اثرات ہیں۔ اس طرح رچنا میں ہمیشہ تین منڈل بنجایا کرتے ہیں یہ قانون ہے۔ یہ اصول ہے۔ اور یہ قانون اور اصول ہر شے ہر ساعت اور ہر جگہ کام کرتا رہتا ہے۔ اسکا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ یہانتک کہ جیسے برہمانڈ میں اسکا کام ہو رہا ہے۔ ویسے ہی پنڈ اور اجسام کے اندر بھی ہو رہا ہے۔ جمادات۔ معدنیات۔ نباتات۔ حیوانات۔ سورج۔ چاند۔ ستارے سیارے۔ ثوابت۔ ابدال۔ اوتاد کوئی بھی اس رعایت سے خالی نہیں ہے۔ یہ بات آج کمتر لوگ سمجھینگے۔ لیکن یہ سچائی ہے۔

سانس آتی ہے۔ سانس جاتی ہے۔ سانس ٹھہرتی ہے۔ ثلاثی حرکاتِ تنفس ہر جگہ ہر شے اور ہر وقت میں کام کرتے رہتے اور ان کی رفتار، واپسی اور سکون کے اندر قدرت کی خلقت کا راز ہے۔ جو برہمانڈ میں ہوتا ہے۔ وہی پنڈ میں بھی ہوا کرتا ہے۔ اسے خوب ذہن نشین کر رکھنا۔ پھر منڈک اپنشد کے سمجھنے میں سہولیت ہو گی۔

[نقشہ صفحہ ۷۵ پر ملاحظہ فرمائیں]

اس کا خاکہ ذیل کے نقشہ میں دیکھو جو دراصل اوم ہی کی صورت ہے جو پہلے دکھائی جا چکی ہے۔

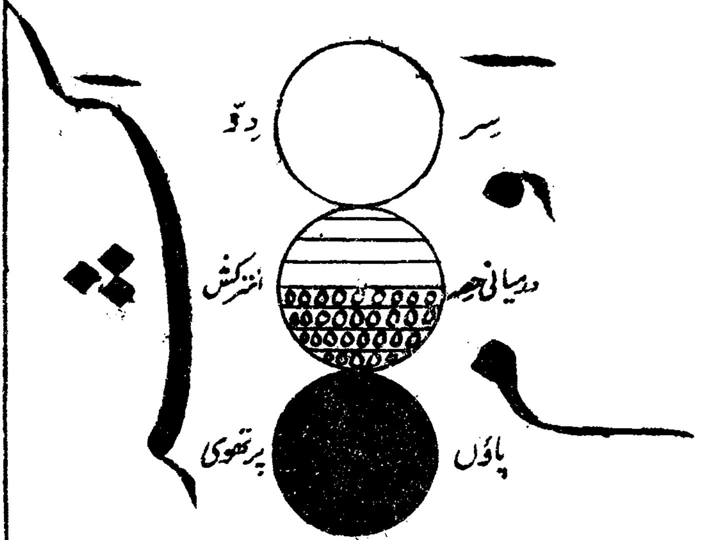

دِوّ (یا سر) نورانی (روشنا والا) ہے۔ پرتھوی (یا پاؤں) تاریک (بغیر روشنا کا) ہے۔ درمیانی حصہ یا انترکش میں نور اور تاریکی دونو ہیں۔ اور یہاں ہی سات قسم کی تمیزی ندات کھیتی ہیں۔ (یہاں ہی جڑ چیتن کی گرنتھی ہے)۔ اس مشابہت سے تم کو پنڈ اور برہمانڈ کے طبقات کا علم ہو گیا۔ اب اپنی طرف رجوع کرو۔ خیال جب تمہارے سر یا منڈ میں داخل کیا جائیگا۔ تو وہ دھاروں کی صورت میں سب کو متاثر کر دیگا۔ زندگی بدل جائیگی

اور یہ تبدیلی برہم اوستھا کے سمجھانے کا باعث اور مددگار بنے گی - یہ منڈک اپنشد کا مقصد ہے ٭

پہلا منڈک

پہلا کھنڈ

(۱) - جگت کا کارن اور دو دیائیں

سوال ۱ - کس شے کے جان لینے سے سب کا علم ہوتا ہے؟

جواب - اس شے کے علم سے جس پر علموں کا دارومدار ہے ٭

سوال ۲ - یہ علوم کتنی قسموں کے ہیں؟

جواب - دو قسم کے پرا (پرے کا) اپرا (ورے کا) پرا علوی اور اصلی خواہ حقیقی اور معنوی ہے - اپرا سفلی تحتانی خواہ نچلا اور باہری - یہ دو طرح کے علوم ہیں

سوال ۳ - ان کے درمیان فرق کیا ہے؟

جواب - ظاہر باطن - اصلی نقلی - نورانی عکسی - دھوپ چھاؤں - زمین و آسمان کے درمیان جو فرق ہے - وہی ان کے درمیان بھی ہے ٭

سوال ۴ - پرا اور اپرا کہنے کا مطلب کیا ہے؟
جواب - معلوم عام فہم اور آسانی سے سمجھ میں آنیوالا مطلب تو ہیں نے بتا دیا - پرے - درے - ظاہر باطن - اونچا نیچا - عُلوی سِفلی - اب تم ان کی لفظی حقیقت اور لغوی مُراد جاننا چاہتے ہو - اس لئے سُنو - پرا سنسکرت مادہ پری (بھرنے) سے بنا ہے - جو سب میں بھرا ہو - وہ پرا ہے - اور جو اس رعایت سے خالی ہو - وہ اپرا ہے +
اس کے معنی متعدد ہیں - مثلاً غالب - بزرگ - آزادی - اُلٹی ترکیب - غرور - ناز - دوبدو - باہمی - حضور - بڑھی چڑھی فوقیت وغیرہ وغیرہ - پرا و دیا میں قریب قریب یہ سب مُراد موجود ہیں +
جو علم کہ ہر شئے کے مُشترک اصول کی خبر دے - جو ہم میں تم میں سب میں بھرا ہوا ہے - وہ پرا ہے - اور وہ علم جو خاص طور پر کسی مضمون کی خبر دے جس میں مشترک اصول کا شمول نہیں ہے - وہ اپرا ہے +
پرا - کے علم میں ذات یا رُوپ بیج کی صورت میں ہر معلوم شئے کے ساتھ بنیاد بن کر رہتا ہے +
اپرا کے علم میں ذات یا رُوپ کو شامل تو ہیں - لیکن ولی صورت رہتی ہے +
پرا - باطن بینی - اصلیت دانی - اور روحانی ہے -
اپرا خارج بینی - نقل دانی اور جسمانی ہے +

ان کے درمیان یہ فرق ہے ۔

سوال ۵ - ذات کی غمولیت کیا ہوتی ہے؟ اور اس کی برعکس صورت کیا ہے؟

جواب - علم کی بنیا دہم ہیں۔ تمام علوم کا انحصار ہم پر ہے۔ یہ ذات کی غمولیت ہے۔ اور اس کے برعکس علمِ اہم ہے۔ علم اچھا یا بُرا ہے۔ علم حاصل کرنا چاہیئے۔ ان خیالوں کے اندر ذات یا نج ر دپ کی اہمیت پر زور نہیں ہے۔ بلکہ انسان اپنے آپ کو چھوڑ کر عکسی نقلی ، ورخارجی باتوں میں بھول جاتا ہے۔ اس لئے اس علم کا ظاہراً ذات کی غمولیت سے خالی کہا گیا ہے۔

سوال ۶ - پرا - اپرا بطور خود سہل الفاظ تھے۔ تم نے اپنے بیان سے انہیں ادق کر دیا۔ سہل سہل سی بات کیوں نہیں کرتے؟

جواب - سہل سی بات سنو۔

پرا علم ذات ہے۔ اپرا علم صفات ہے۔

سوال ۷ - علمِ ذات کیا ہے اور علمِ صفات کیا ہے؟

جواب - ہم خود کیا ہیں۔ اس کا علم علمِ ذات ہے۔ اور دوسری چیزیں کیا ہیں۔ ان کا علم علمِ صفات ہے۔ یہ ان کے درمیان فرق ہے۔ اور سہل صراحت یہ ہے خود دانی۔ اپنے آپ کو جاننا یہ پرا ودیا ہے۔ خدا دانی شیطان دانی۔ جہاں دانی اور جن جن خیالوں کے اندر غیر دانی

کی مُراد شامل ہے۔ وہ اپرا ودیا ہے +

سوال ۸۔ خوب خدا دانی تک کا علم سفلی اور نچلا ہو گیا

جواب۔ کیوں نہیں۔ جب خدا کو اپنے سے جُدا سمجھا گیا۔ تو وہ غیر ہو گیا۔ اس لیے اس علم کو نچلا تو ہونا ہی چاہیئے

سوال ۹۔ میں سمجھ گیا۔ اس علم کا فائدہ کیا ہے؟

جواب۔ اپنے آپ کو جان لیا۔ سب کچھ جان لیا۔ اب باقی کیا رہ گیا۔ اپنے آپ کو نہیں جانا کسی کو بھی نہیں جانا۔ لاکھ کوشش کرنے پر بھی کوئی سے اصلی معنی میں سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لیے اس نچلے ودیا کو اگیان اور اودیا بھی کہا جا سکتا ہے +

———:o:———

سوال ۱۰۔ اس نچلی وِدّیا میں کون کون علوم شامل ہیں؟

جواب۔ چاروں وید رگ یجر۔ سام اور اتھروِ سکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نرکت۔ چھندیہ۔ جوتش اور تمام خارجی علوم وغیرہ۔ نچلے۔ سفلی۔ زمینی۔ خارجی اور تحتانی ہیں۔

سوال ۱۱۔ تم وید کی مذمت کرتے ہو۔

جواب۔ ہوش کے ناخن لو۔ مذمت سے کیا غرض ہے۔ یہ سچی سچی بات ہے۔ اگر یہ سفلی اور نچلی نہیں ہیں۔ تو پھر ہیں کیا؟ کوئی بتائے! یہ میں نہیں کہتا۔ اُپنشد ایسا کہتی ہیں۔

سوال ۱۲۔ اپنی ذات کیا ہے!

جواب۔ جو دیکھنے میں نہ آوے۔ پکڑی نہ جا سکے۔ گوتر

کُل - وران جس کا نہیں ہے - نہ آنکھ والی نہ کان والی نہ ہاتھ پاؤں والی ہے - دائم - قائم - محیط کُل - سب کے اندر سب سے زیادہ لطیف - لافانی - سب کا اصل الاصول یہ اپنی ذات ہے ✦

سوال ۱۳ - یہ تو اکشر برہمہ کی تعریف ہے -

جواب - یہی اپنی ذات ہے - ذات ہی کا دوسرا نام اکشر برہمہ ہے - جو بات لوگ اُلٹ پھیر کر کے کہتے ہیں - وہ میں سیدھے طور پر کہتا ہوں - ہاتھ گھما کر ناک پکڑو یا سیدھے پکڑو بات ایک ہی ہے - لوگ وہمی ہو گئے - تو بات اور بھرم میں پڑ گئے - اس لئے چکّر دے کر سمجھایا گیا - میں مُنڈک کے مثل سے صاف صاف طور پر یہ خیال تمہارے دماغ میں داخل کر رہا ہوں ✦

سوال ۱۴ - کیا اِسی ذات سے سب کی پیدائش ہوئی ہے؟

جواب - ہاں! اور کس سے ہوتی!

سوال ۱۵ - ذات سے کیسے سب کچھ پیدا ہو جاتا ہے

جواب - جیسے مکڑی کے منہ سے تار - جیسے تمہارے جسم سے بال اور رونگٹے - جیسے زمین سے ناج - ناج سے پران - من - ست - لوک اور کرموں سے امرت وغیرہ ✦

سوال ۱۶ - کیا ذات کو سب کا علم ہے؟

جواب - وہ علموں کا علم - عقلوں کا عقل - سمجھوں کی سمجھ ہے - اس کا تپ گیان ہے - اُسی برہمہ سے برہما اُسی

طرح پیدا ہوئے۔ جیسے زمین سے اناج ۔

سوال ۱۷۔ تو پھر ہم ہی سب کے پیدا کرنیوالے ٹھہرے!

جواب۔ ہم اور غیر ہم کو جانے دو۔ ذات سے سب کچھ پیدا ہوئے۔ یہی ذات برہم ہے۔ اصل ہے۔ حق ہے۔ اور ذات کی ذاتیت ۔حق کی حقیقت۔ اصل کی اصلیت کا نام پیدائش ہے۔ یہ برہم کا برہم پنا ہے۔ مظہر کا اظہار ۔ مصدر کا اِصدار اور منظر کا انظار ہے۔ اُسے چاہے برہم کہو۔ آتما کہو۔ یا ذات کہو۔ ایک ہی بات ہے۔

دُوسرا کھنڈ

مذہبی کرموں کی پابندی

سوال ۱۔ جب یہ کیفیت ہے۔ تو مذہب و ذہب کی توجہ کٹ گئی۔ کون کس کو مانے! اور کیوں مانے! دھرم کرم سب خاک میں مل گیا۔

جواب۔ یہ خیال غلط۔ یہ کہنا بیجا اور ایسا سمجھنا نادانی ہے۔

سوال ۲۔ کیوں؟

جواب۔ اس لئے کہ ذات میں ذاتیت ہے۔ برہم میں برہم پنا ہے۔ حق میں حقیقت ہے۔ رشیوں نے ویدکے منتروں میں ذاتیت حقیقت اور اصلیت کو محیط ہوتے ہوئے

دیکھا۔ ان کی پابندی کو لازمی قرار دی۔ تم ان کا لحاظ رکھو یہ نیکی کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں۔ اس پر اودیا سے مذہب کی جڑ کیسے کٹ جا سکتی ہے۔

سوال ۳۔ تو پھر ہم یگیہ کریں؟

جواب۔ بیشک کرو۔ یہ کرنا ہوگا۔ یہ قدرتی اصول ہے یہ ہو رہا ہے۔ یہ ہوا کرتا ہے۔

سوال ۴۔ یہ یگیہ کیسے ہو؟

جواب۔ برہم اگنی پرچنڈ ہے۔ اس میں ذرہ اور زمین کی دو آہوتیاں ہر وقت دی جا رہی ہیں۔ یہ ان کا سلسلہ حرکت تنفس کی صورت میں جسمانی ہون کنڈ میں آگ کی طرح مشتعل ہے۔ دریچک پورک کی) دو آہوتیاں دسانسوں کے آنے جانے کی شکل میں) پڑ رہی ہیں۔ تم خیالات کے پگھلے ہوئے گھی کی آہوتیاں دیتے چلو۔ یہ شردھا (عقیدہ) کے ساتھ دی جائیں اور تمہارا فائدہ ہوگا۔

سوال ۵۔ یگیہ تو وقت۔ موسم۔ دن وغیرہ کے لحاظ سے کئے جاتے ہیں!

جواب۔ قدرتی یگیہ کے لئے اس کے لحاظ کی ضرورت ہے جو ہو وقت۔ مہینہ۔ موسم۔ پورنماشی چترماسی۔ اور اگرین دفصل کی تناسب اور موزونیت کی نظر سے ہو۔ ینشقی آئین برابر جاری رہے۔ دشو دیو (تمام دیوتاؤں) کے خوش رکھنے کے خیال

سے ہو۔ باقاعدہ ہوتا رہے۔ تب ساتوں لوک کی بھلائی اُسے نصیب ہو گی۔ اور جو ایسا نہ کریگا۔ اس کے ساتوں لوک برباد ہو جائینگے۔ اور وہ کہیں کا نہ رہے گا۔ "اَزیں سُو رانده ازاں سو درمانده ہو جائیگا"

سوال ۶ - یہ سات لوک کیا ہیں!

جواب:-

(۱) اوم بھُو (۲) اوم بھُووہ (۳) اوم سوہ
(۴) اوم مہہ (۵) اوم جنہ (۶) اوم تپہ
اوم ستیم

بھُو۔ بھُووہ۔ سوہ۔ مہہ۔ جن۔ تپ۔ اور ست یہ سات لوک ہیں

سوال ۷ - ان کا نقشہ؟ جواب - دیکھو

پہلا نقشہ

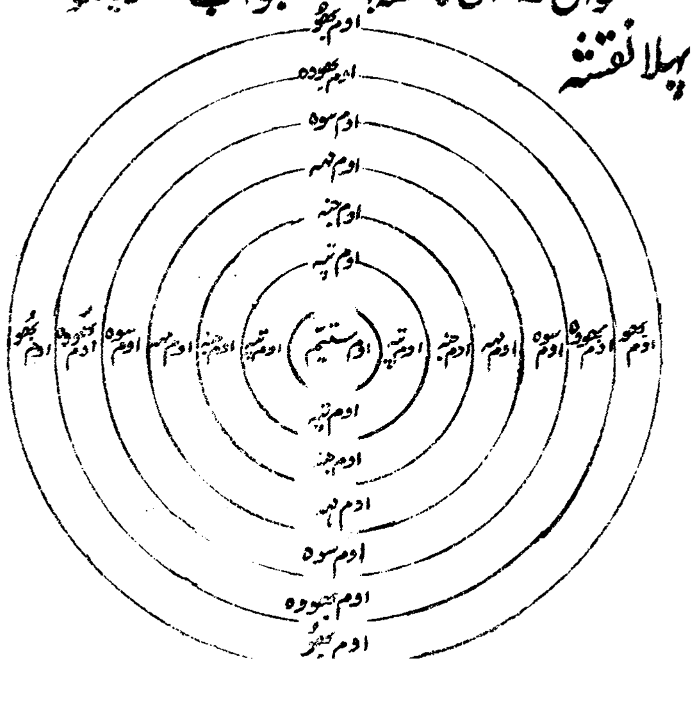

خواہ

دوسرا نقشہ

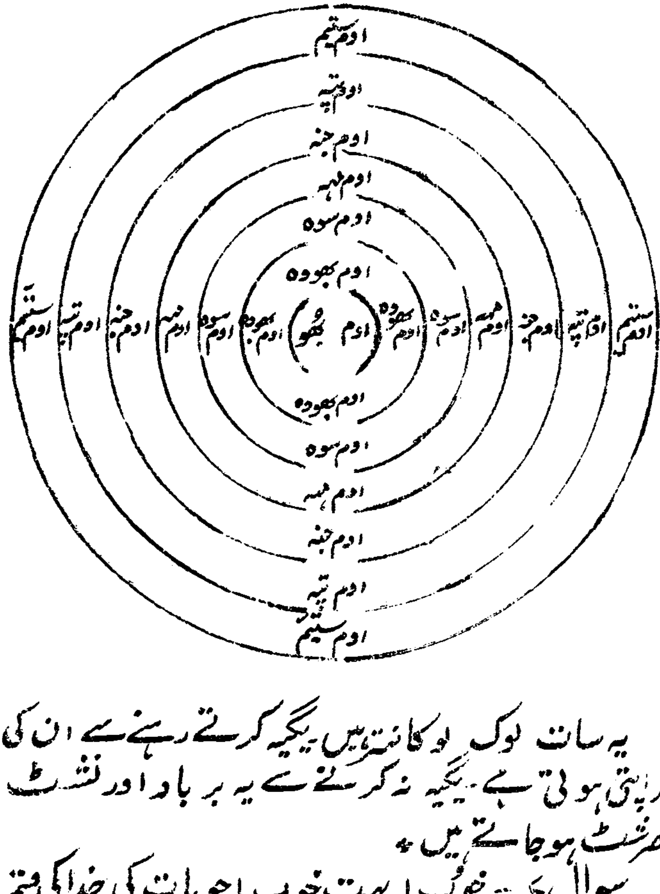

یہ سات لوک لوکانتر ہیں یگیہ کرتے رہنے سے ان کی پرپتی ہوتی ہے۔ یگیہ نہ کرنے سے یہ برباد اور نشٹ بھرشٹ ہو جاتے ہیں۔

سوال ۷ - خوب! بہت خوب اچھی بات کہی خدا کی قسم لاجواب ہے - ان باتوں میں چھپی ہوئی راہ تو اب یہ ہے اس یگیہ میں اگنی کے کون کون سات شعلے بھڑکتے رہتے ہیں

جواب - سنو جس یگیہ کی میں ترکیب بتا رہا ہوں۔ وہ سات لوگوں کی نظر سے ہے۔ ایسا تمہارا یگیہ ہو کہ زندگی یا پران کے شعلے ساتوں لوگوں کے درمیان تمہاری آہوتی دی ہوئی سامگری کے اجزا کو پہنچا دیں۔ یہ شعلے:-

(۱) - کالی - سیاہ - زمینی - بھو لوکی ہو۔

(۲) - کرالی سخت ہیبتناک - ذرا اونچا بھوور لوکی ہو -

(۳) - منوجوا - دلی - ضمیری - خیالی - من سے پیدا شُدہ جوا سوہ لوکی ہو -

(۴) - سُولوہتا - سُرخ - لال رنگ والا - خونی مہرلوکی ہو

(۵) - سُودھومر درنا - اچھے دھوئیں کے سیاہ سفید رنگ والا جن لوکی ہو -

(۶) - سپھولنگنی - پھرتا ہوا - چنگاڑیاں جھاڑتا ہوا - تپتا ہوا - تپ لوکی ہو -

(۷) - وشورُدلی - عالمگیر محیط کل - سب میں پھیلا ہوا - ست لوکی ہو۔

حضرت سلامت! اس یگیہ کو کرو - پھر دیکھو کیسا اچھا پھل پراپت ہوتا ہے۔ اور تم تو مذہب و مذہب کے پیچھے ڈنڈا لیے ہوئے پھرنے لگے۔ واہ جی واہ! نہ سمجھ نہ بوجھ اور بن گئے لال بُجھکڑ! دوستو! اُپنشد پڑھتے ہو۔ تو ذرا میری صحبت میں بھی آ بیٹھو۔ میں تم کو یگیہ کرنے کا راز دم کے دم میں سمجھا دوں - میرے ساتھ رہ کر اُسے کرنے

لگ جاؤ - اور اپنی آنکھوں اسی جنم میں اس کا پھل دیکھو - اور اگر یہ نہیں ہوتا - تو آج کل اپنشدوں کے ٹیکا بازبہت ہو گئے ہیں - ان کی ٹیکائیں پڑھو - اور اپنا راستہ لو - میں بھی خوش تم بھی خوش!

سوال ۸ - یہ شعلے کس رعایت سے ہیں؟

جواب - سات شعلوں کی رعایت سے - اور سنو:-

[الف] تندرست بنو یہ کالا شعلہ ہے - (اوم بھو)

[ب] جدوجہد کرو - بیکار نہ رہو - یہ بکرالا شعلہ ہے - (اوم بھووہ)

[ج] دل کو حرکت دو - خوشی کے خیال سے متاثر رہو - یہ منو جوا شعلہ ہے - (اوم سوہ)

[د] بڑائی کے خیال کو دل دو - برزخی حالت ہنسوں کی - دلی کشمکش ہو یہ سولوہتا شعلہ ہے - (اوم مہہ)

[ہ] دین دنیا کو ساتھ رکھتے ہوئے مزاولت اور مساوات سے نتیجے پیدا کرتے چلو - یہ سودھومرورنا شعلہ ہے - (اوم جنہ)

[و] تپ سے تپو - دکھ سکھ میں یکساں رہو - محنت مشقت سے نہ گھبراؤ - یہ سپھولنگنی شعلہ ہے - (اوم تپہ)

[ز] سب تمہارا روپ ہو - تم سب کے روپ ہو جاؤ - عالمگیر اور محیط کل بنو - یہ وشو روپی شعلہ ہے - (اوم ستیم)

یہ اس یگیہ کی اگنی کے سات شعلے ہیں - جو بھڑک اٹھیں - یہ یگیہ کرو - یہی اصلی یگیہ ہے - اور باقی جو یگیہ ہوتے ہیں - ان کے پھیر میں نہ پڑو - اپنا کام بناؤ ❖

سوال ۹ - بہت خوب! نہایت اچھی تشریح ہے - اس یگیہ کا پھل کیا ہوگا؟

جواب - یگیہ کے یہ شعلے بھڑکیں - آسمان کی طرف اٹھیں - سورج کی کرنیں ان سے ملی ہوئی - اس یگیہ کرنے والے کو دیوتاؤں کے لوک میں پہنچائے گی - جہاں ایک اصلی اور حقیقی مالک رہتا ہے ❖

سوال ۱۰ - یہ مالک کون ہے؟

جواب - تمہاری ذات - تمہارا حق - تمہارا اصل تمہاری بنیاد ❖

---:o:---

سوال ۱۱ - کیا اس کی پیروی میں تکلیف ہوگی؟

جواب - رام رام! وشو رام!! یہ کیا بیہودہ خیال ہے - اجی یہاں تکلیف و کلیف کوئی نہیں ہوتی - چمکتی ہوئی آہوتیاں - نورانی وِمان بن کر ان کو چڑھائے سورج کی کرنوں کی راہ سے اٹھائے ہوئے لئے چلیں گے - اور راہ میں خوش آیند نغمے - خوشی کے گیت اور خوشی کے راگ چھڑے رہینگے - تم اُمنگ سے پھولے ہوئے ہوگے - اور اس مستانہ سرود میں تمہاری تعریف کی دُھن گوش زد ہوتی

رہے گی۔ کہ "یہ تمہارا پاک اور مقدس برہمہ لوک ہے جسے تم نے اپنے کرموں سے حاصل اور فتح کیا ہے!

سوال ۱۲۔ کیا تم نے اسے کیا ہے! اور تمہیں اس کا تجربہ ہے!

جواب۔ اس کے سوا میں اور کرتا کیا ہوں! یہی تو میری زندگی کا عمل و شغل ہے۔ اسکا مجھے تجربہ ہے۔ آؤ میری صحبت اختیار کرو۔ میرے طرزِ عمل کا بغور مشاہدہ کرو میں روزانہ برہمہ لوک میں جاتا رہتا اور اسی کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔ تجربہ نہ ہوتا تو تم سے کہتا کیسے! آؤ اور مجھ سے اس دیو۔یان۔پنتھ کی اندرونی چڑھائی کا راز حاصل کرو۔ اور جیتے جی برہمہ لوک کو حاصل کرو۔

—— :o: ——

سوال ۱۳۔ کیا اور یگیوں سے یہ پھل نہیں پراپت ہوتا اس دیو یگیہ اور برہمہ یگیہ کے سوا اٹھارہ قسم کے اور یگیوں کا اشارہ منڈک اپنشد میں آیا ہے!

جواب*۔ یہ سفلی نچلی تدبیر ہے۔ جو بالکل زمینی ہے آسمانی نہیں ہے۔ جسمانی ہے۔ روحانی نہیں ہے۔ اسکا پھل سوالات کی قسم کا ضرور ہے۔ اس کے کرنیوالوں کی زبان پر رہتا

[*نوٹ۔ یہ تمام الفاظ منڈک اپنشد کے ہیں۔ اگر میں اپنی عبارت لکھتا تو اسطرح کبھی سخت گیری نہ کرتا۔ اور نہ سخت الفاظ سے کام لیتا۔ مترجم مفسر]

ہے۔ "میں پنڈت ہوں - میں دانا ہوں - میں گیانی ہوں" یہ بار بار جنم مرن پاتے ہیں - بڑھاپا اور موت کے شکار ہوتے ہیں - نادانی میں پڑے ہوئے ان نادانوں میں دانائی کہاں ہے - یہ صرف کہنے کے پنڈت ہیں - چوٹ پر چوٹ سہتے - چکر لگاتے اور اندھوں کی رہبری میں اندھوں کی چال چلتے ہیں - طفلانہ مزاج! دُوں ہمت! ان کو زعم ہے - کہ سفلی یگیوں سے مقصد حاصل کر لیا - یہ کرم کانڈی کرم کا راگ گاتے ہوئے حقیقت کے راز سے بالکل ناآشنا اور گیان سے بالکل خالی اور تتو کی سمجھ سے کورے کے کورے رہتے ہیں - اور دکھوں سے دُکھی ہوکر گرتے اور اپنے لوک کو بھی چھنواتے رہتے ہیں - یہ احمق سمجھتے ہیں کہ یگیہ اور دان ہی سب کچھ ہے - ان کی مدد سے یہ ذرا اوپر کے لوک (سورگ) میں چڑھتے ہیں - اور اُسے بھوگ کر زمین پر گرتے اور لبا اوقات نیچے کی جونیوں میں پڑتے ہیں +

---:o:---

سوال ۱۴ - کیا بغیر یگیہ کے برہمہ (ذات) کی پراپتی ہو سکتی ہے؟

جواب - تپ اور شردھا کی زندگی بسر کرنے والے شانت و دیا وان سورج کی راہ سے امر لوک کو جاتے امرت پرش کو پراپت ہوتے اور خود امرت پرش ہو جاتے ہیں

سوال ۱۵ - اس شمنتی طریق - اس دیو - یان پنتھ - اس نورانی راستہ - اور اس روحانی - یزدانی - اور مارگ کا پتہ کیسے ملے اور کس سے چلے ؟

جواب - جب برہمہ کے طالب (اصلی) براہمن کو کرم اور کرموں سے ملنے والے لوکوں کا علم ہو جائے اور ان کی جانچ پڑتال کر کے اُن سے اِسے نفرت (اُپرام) ہونے لگے - اور یہ سمجھ میں آجائے - کہ کرم کی حقیر اور عارضی مزدوری سے دائمی حالت نہیں ملسکتی تب وہ برہمہ نشٹھ دیدوں کے جاننے والے گورو کی خدمت میں حاضر ہو - اس کے ساتھ تعظیم اور ادب سے پیش آئے - اُس بخواہش اور شانت شاگرد کو وہ واقفکار گورو برہمہ ودیا کی اصلیت بتا دیگا - کیونکہ وہ خود لافانی اور دائمی ستیہ پرش کو جان گیا ہے - یہی پتہ پانے اور کھوج لگانے کا طریقہ ہے - اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہیں ہے +

دُوسرا مُنڈک

برہمہ تتو

پہلا کھنڈ

سوال ۱- بھگون! یہ پیدائش کس سے ہوتی ہے؟

جواب- اکشر پُرش سے سب کی پیدائش ہوتی ہے۔ جیسے مشتعل آگ سے آگ ہی کی شکل کی بے شمار چنگاریاں نکلتی رہتی ہیں۔ اُسی طرح قسم قسم کے تتو اس اکشر برہمہ سے پیدا ہوکر اُسی میں رہتے کھیلتے اور سماتے ہیں +

سوال ۲- کیا یہ اکشر برہمہ اصلی برہمہ سے مختلف ہے؟

جواب- اصلی اور نقلی دو نسبتی الفاظ ہیں۔ اور نسبتی نقطہ نظر سے ہیں جواب دیتا ہوں۔ کہ وہ اُس سے مختلف ہے +

سوال ۳- یہاں بھرم پیدا ہوتا ہے۔ برہمہ ایک ہے

دو نہیں ہے۔ اس طرح آپ کے کہنے سے دو برہمہ ہوئے جاتے ہیں۔

جواب۔ بیشک ہونا بھی ایسا چاہیئے۔ اسمیں تعجب کرنے کی کیا بات ہے۔ کہنے کے لیے، انہیں دو مانا جاتا ہے۔ اور ذات۔ تتو اور اصلیت کی نظر سے دو پنا نہیں ہے۔ تم اپنے آپ کو سوچو۔ تم آتما ہو۔ آنند کی نظر سے آنندمے آتما۔ پران کی نظر سے پران مے آتما۔ من کی نظر سے منومے آتما وگیان کی نظر سے وگیان مے آتما۔ ان کی نظر سے ان مے آتما۔ اور پھر ایک کے ایک آتما ہو۔ لافانیت و پیدائش کی نظر سے اکشر برہمہ کہا جاتا ہے۔ نورانی پرم پورش صرف آدھار محض ہے۔ وہ نہ جسم کا ہے۔ نہ من کا نہ پران کا۔ نہ جنما نہ بدلا۔ پاک کا پاک۔ بے لوث! اکشر پرے کا برہمہ ہے۔ اونچا ہے۔ وہ پرم پرش اکشر برہمہ سے بھی پرے اور اونچا ہے۔

سوال ۴۔ کیا اُسی سے یہ سب پیدا ہوتے ہیں؟

جواب۔ ہاں اسی سے پران پیدا ہوتا ہے۔ من تمام اندریاں۔ آکاش۔ ہوا۔ تیج۔ پانی۔ مٹی سب کو اُسی نے دھارن کر رکھا ہے۔ اور سب اُسی کے آدھار پر رہتے ہیں۔ وہی اِن سب کی بنیاد اور جڑ ہے۔

سوال ۵۔ برہمانڈ کی نظر سے اس اکشر برہمہ کی صورت کیسی ہوگی۔

جواب - اگنی اس کا سر (حرارت کا مخزن) ہے۔ سورج چاند اس کی آنکھیں ہیں۔ دشائیں اس کے کان ہیں۔ ویدک الہام اس کا کلام (بانی) ہے۔ تمام جگت اس کا دل ہے۔ پرتھوی اس کا پاؤں ہے۔ یہ فی الواقعی سب کا انتریامی ہے۔

سوال ۶ - اس سے یہ جگت اور پرانی کیسے پیدا ہوئے؟

جواب - باقاعدہ اور سلسلہ کے ساتھ اُپنشد اُسے اسطرح بیان کرتی ہے۔ یوں سمجھو۔ وہ عالم گیر اگنی ہے وہ مشتعل رہتی ہے۔ سورج اُس اگنی کی ایندھن ہے۔ اس سورج سے اُس کے بعد انترکش پیدا ہوا۔ انترکش کے بعد پرتھوی۔ پرتھوی میں پرش اور پرش کے بعد ستری۔ یہ جگت کی سرشٹی کے پانچ مرحلے ہیں۔ اِن کی بناوٹ اِسطرح سے ہوئی۔ پھر پرش نے ستری کے گربھ میں بیج ڈالا۔ اس بیج سے تمام مخلوق پیدا ہوئی۔"

سوال ۷ - نہایت مہذب اور سہل طرز بیان ہے یہ پانچ مرحلے پھر سنائیے۔

جواب - [الف] سورج
[ب] انترکش - وسعت - پھیلاؤ
[ج] پرتھوی
[د] پُرش

(۵) سنزی ۔

سوال ۸۔ اب صراحت کیجئے۔

جواب۔ [الف] اکشر پرش خود ایک قسم کی اگنی ہے جو مشتعل رہتی ہے۔ سورج اس کی ایندھن ہے۔ جسے تم نورانی دیکھتے ہو۔ یہ پران اگنی ہے۔ جو شعلوں کی طرح نمایاں ہے۔

[ب] سورج تپا۔ اس کے تپنے کا پھیلاؤ ہوا۔ اس پھیلاؤ کے اندر چندر ہوا چندر سے بادل پیدا ہوئے۔

[ج] انتر کش کے پھیلاؤ کی حد پر تھوی ہوئی۔ اس پرتھوی میں بنسپتی (عالم نباتات) اناج وغیرہ پیدا ہوئے۔

[د] پرتھوی میں پرش پیدا ہوا۔

[ہ] پرش میں سنزی ہوئی۔

پرش نے اپنا بیج سنزی میں ڈالا۔ اس سے مخلوقات جاندار پرانی ہوئے۔

اسطرح یہ جگت اور پرانی بنے۔ یہ اور کچھ نہیں ہیں۔ وہ اکشر پرش ہی ہے۔ اور وہی سب کا انتر آتما ہے۔

سوال ۹۔ کیا بھونڈا اور غیر واضح طرز بیان ہے۔ جسے ہر کس و ناکس نہ سمجھ سکتا ہے۔ اور نہ یہ اس کی سمجھ میں آتا ہے۔ اس طرز بیان کا نام کیا ہے!

جواب۔ اسے پنچ اگنی ودیا کہتے ہیں۔ اور اسی کے اندر تمام کائنات مخلوقات اور موجودات ہے۔

سوال ۱۰۔ آپ نے منڈک اپنشد کی شرح کرنے کا دعویٰ

کیا ہے۔ پھر اسے صاف کیوں نہیں کر دیتے؟
جواب۔ مجھے تو جو کہنا اور سمجھانا تھا۔ کہ دیا۔ اور سمجھا دیا
اپنشدوں کی حدلبت کے باہر جانے کی نہ نیت ہے۔ نہ جرأت
ہے۔ اشارہ کو اشارہ کی نظر سے سمجھئے۔ تب سمجھ میں آئے گا خلقت
کا یہ ابتدائی بیان سیدھا سادہ اور بغیر علمی تصنع کے ہے میں
پھر بھی سمجھاتا ہوں۔ سمجھو:۔

[الف] ایک نور ہے۔ .. .. (اوم ستیم)

[ب] جو منور ہے۔ .. .. (اوم تپم)

[ج] اس نور کا شعلہ سورج ہے۔ جو اپنی باری پر منور ہے۔ .. .. (اوم جنہ)

[د] اُس نور کے اندر تین صورتیں ہیں۔ اول وہ خود (۱) دِوّ (۲) انترکش۔ (۳) پرتھوی .. .. (اوم مہہ)

[ہ] یہ نور ثلاثی صورت میں اچھا۔ خوشنما اور خوشگوار ہے۔ .. .. .. (اوم سوہ)

[و] یہ نور پرُش ہوا۔ .. .. (اوم بھووہ)

[ز] یہ نور نیچے کے طبقہ میں ٹھہرا اور اس میں اپنی نورانی کرنوں کو چھوڑ گا۔ .. .. (اوم بھوہ)

یہ سات اگنی سرشٹی کے مدارج ہیں۔ جن کے اندر تمام خلقت ہے

سوال ۱۱۔ آپ کے طرز کلام اور طرز بیان میں
سچائی کی جھلک تو ضرور ہے۔ لیکن میری عقلی نگاہ اُسے گردن

نہیں کرتی ہے۔ یہ بہت دقیق اور وضاحت طلب ہے۔

جواب - یہ ایسا ہی ہے۔ اور صراحت میں میں بھی شاید قصور کر رہا ہوں۔ اس کی وضاحت تمام و کمال جیسی چاہیئے۔ نہیں ہو رہی ہے۔

سوال ۱۲ - واقعی معلوم ایسا ہوتا ہے۔ آپ نے اسے پہلے تو پنج اگنی ودیا کا نام دیا۔ اور پھر سات مدارج قائم کر دکھائے۔ یہ طرز بیان میں ابہام کا نقص ہے۔

جواب - مشکل مضمون کا ادا کرنا مشکل ہی ہوتا ہے اگر اس میں "اوم ستیم اور اوم بھوہ" کا خیال چھوڑ دو۔ تو پانچ ہی مدارت رہ جاتی ہیں۔ جیسے

[ا]	اصلی اگنی کنڈ	(اوم تپہ)
[ب]	سورج	(اوم جنہ)
[ج]	انترکش	(اوم مہہ)
[د]	مرد	(اوم سوہ)
[ہ]	ستری	(اوم بھوہ)

مخلوقات کی پیدائش انہیں سے ہوتی ہے۔

سوال ۱۳ - مضمون اور مذبذب ہو گیا۔ پرتھوی کی رعایت جاتی رہی۔ یہ نقص آگیا۔

جواب - بے شک ایسا ہی ہوا۔ لیکن پرش اور ستری پرتھوی ہی میں رہتے ہیں۔ اس لیے نقص تو نہیں ہے۔ ہاں اسے مصلحتاً نظر انداز کر دیا گیا۔

سوال ۱۴ - مختصر طریقہ میں سمجھایئے -

جواب - [ا] اوم - اوم کی چوٹی دِوّ - اوم کا وسط انترکش اوم کا نچلا حصہ پرتھوی - رچنا ان کے اندر ہوتی ہے ۔

[ب] اوم اوم کا سر اوم کا پاؤں تم - سر اور پاؤں کی درمیانی بندش رُ - انہیں کے درمیان رچنا ہوتی ہے ۔

[ج] اوم کا اُچیتن اوم کا مُ جڑ - اوم کا درمیان وُ جڑ چیتن سے رچنا ہوتی ہے ۔

یہ مختصر طرز بیان ہے - اس سے اور مختصر کرنا مشکل ہے ۔

سوال ۱۵ - یہ کچھ کٹھور ٹھکانے کی بات ہے - اس سے میں کیا سمجھوں ؟

جواب - یہ اکشر برش نہ صرف سب رچنا کی جڑ آدہار بنیاد ہے - بلکہ وہ خود ہی رچنا ہے - وہ سب کا اسی وجہ سے انتر آتما کہا گیا ہے - اور اپنشد اسی ایک بات کو ذہن نشین کرانا چاہتی ہے - یہ سمجھ میں آگیا - تو سب سمجھ میں آگیا - یہ نہ سمجھ میں آیا تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا - سمجھا ان سمجھا سب مٹی میں مل رہا ۔

سوال ۱۶ - یہ تو میں نے سمجھ لیا - کیا اس ویدک دھرم - یا دنیا کے مذاہب کی جڑ اسی اکشر برہم میں ہے ؟

جواب- اس کے سوا اور کس میں جڑ ہتی - یہ
رک - یجر اور سام اس زندگی کے مخزن کے سانس
ہیں- اور جو کچھ رسم رواج - آداب و ضوابط - یگیہ
(پوجا پاٹ) کرت اور دکشنائیں بچھان - لوک اور لوکوں
کے سورج اور چندر مال ہیں- اسی کے آدھار اور اسی
میں گمتھے ہوئے ہیں ؎

سوال ۱۷- ان سب مدارج کا شمار مجموعی طور پر کس
قدر ہے - جو اس اکشر برہم میں گتھے ہوئے ہیں-
جواب- صرف سات - اپنشد نے سات ہی سات
کی رعایت کو مد نظر رکھا ہے ؎
سوال ۱۸- مثلاً
جواب- یوں سمجھو کہ تمہارا پنڈ اگنی کنڈ ہے- جو
دراصل ہے - جیسے برہمانڈ ہی اگنی کنڈ ہے - ویسے ہی
یہ پنڈ بھی اگنی کنڈ ہے- اس میں سات اندریاں جو اگنی کنڈ
ہیں سات سات طرح کی لکڑیاں (سمدھا) ڈالتی رہتی
ہیں- سات ہی طرح کے ہوم ہوتے رہتے ہیں - سات
لوکوں کا پھل انہیں ملا کرتا ہے - یہ انہیں سات لوکوں
میں وچرتی ہیں- ان سے سات شعلے بھڑکتے رہتے ہیں-
یہ گپھا میں دھر دے گئے) رہتی ہیں - یہ صرف سات نہ سات ہیں
سوال ۱۹- ان سات سات کی ذرا صراحت تو کیجئے

جواب۔ [الف] سات اندریاں۔ ۲ آنکھ + ۲ ناک
+ ۲ کان + ایک زبان ۔ ۔ ۔ ۔ = ۷
[ب] ۔ سات شعلے ۔ دیکھنا ۔ سونگھنا ۔ سننا ۔ ان کی
دوگونہ رعایت سے + چکھنا ۔ ۔ ۔ ۔ = ۷
[ج] سات سمدھا ۔ نظارہ ۔ شامہ ۔ سامعہ ۔ دوگونہ رعایت
سے ۔ ذائقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ = ۷
[د] سات ہوم ۔ بھوکا ۔ بھووہ کا ۔ سوہ کا ۔ مہہ کا
جنہ کا ۔ تپہ کا ۔ ستیم کا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ = ۷
[و] سات لوک ۔ بھو ۔ بھووہ ۔ سوہ ۔ مہہ ۔ جنہ
تپہ ۔ ستیم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ = ۷
یہ تم یاد رکھو ۔ یہ سات لوک تمہارے اندر ہیں ۔ اور
تمہارے ہردے گپھا میں گھٹے ہوئے ہیں +

—— :o: ——

سوال ۲۰۔ پنڈ اور برہمانڈ کی مشابہتی رعایت
سے ہیں سات لوکوں کی ہستی کا اس انسانی جسم میں قایل
ہو گیا ۔ لیکن یہ فرمائیے ۔ کیا سمندر اور پہاڑ وغیرہ بھی
اسی میں پیدا ہوئے ہیں ؟

جواب ۔ اکثر برہم سب کا انتر آتما ۔ تمام بھوتوں
کا آدھار ندی ۔ نالے ۔ بنسپتی اور ان کے اس کا ٹھہراؤ
کی جڑ ہے ۔ اور جیسے وہ برہمانڈ میں ہے ۔ ویسے ہی پنڈ میں
بھی ہے ۔ اس میں نام کے لئے بھی شک نہیں ہے

سوال ۲۱ - وہ پرش کہاں ہے؟
جواب - یہ تو تُو نے سمجھ لیا۔ کہ جو کچھ ہے۔ وہ پُرش ہی ہے۔ اس کے سوا دوسرے کی ہستی کا امکان نہیں ہے ایکم۔ اُدوتیم اکھنڈم کیولم۔ کرم۔ تپ۔ برہمہ۔ پرم امرت وہ اکشر پُرش ہی ہے۔ وہ تیرے ہی ہردے گپھا میں چھُپ رہا ہے۔ جسے تُو جاننا چاہتا ہے۔ وہ ہردے گپھا ہی میں ہے۔ جاننے والے اُسے ایسا ہی جانتے ہیں۔ ذرا اودیا کی گرہ کو کھول دے۔ اور وہ نظر آنے لگے۔

دُوسرا کھنڈ

واحد واجب الوجود

سوال ۱ - اُسے کیسے جانوں؟
جواب - وچار اور بویک سے۔ یہ جو عیاں ہے۔ قریب ہے۔ وہی ہردے گپھا میں بیٹھا ہوا پرسدھ منزل مقصود ہے۔ جو چلتا ہے۔ سانس لیتا ہے۔ آنکھ جھپکاتا ہے۔ سب اُسی میں گتھے ہوئے ہیں۔ یہ ست اسَت سب کا سب جسے تم جانتے ہو۔ وہی ہے۔ وہی چاہنے کے

قابل۔ بدھی سے اونچا تمام جاندار وں کی روح ہے۔ روشن لطیف سے بھی لطیف
لوکوں کا آدھار۔ لوکوں کے بسنے والوں کا سہارا۔ ابناشی برہم۔ پران۔ بانی من۔
ست امرت وہی ہے۔ اسی کو لکش بناؤ اور اسی لکش کو نشانہ بناؤ۔

سوال ۲۔ کیسے اس لکش کا نشانہ بنایا جائے؟

جواب۔ [الف] ۔ اپنشد کی کمان۔ اپاسنا کا تیز تیر۔ دونو کے جوڑنے
میں دلی یکسوئی اور ابناشی پرش کا نشانہ!

[ب] اوم کی کمان۔ آتما کا تیر۔ برہم کا لکش!
دل نشانہ میں لگانے میں ایسا محو ہو۔ کہ اپنے آپ کو بھولا رہے ؛

سوال ۳۔ آتما کیا ہے؟

جواب جسمیں علوی سفلی اور درمیانی طبقات مع من اور اندریوں کے گتھے
ہوئے ہیں وہ آتما ہے۔ یہی بات ہے دوسری فضول ہے۔ وہ ایک اکیلا ہے۔
دس بیس نہیں ہے یہ پل ہے۔ اسی پر سے گزر کر امرت حاصل کرو ؛

سوال ۴۔ آتما کی اصلی جگہ کہاں ہے؟

جواب۔ آتما ہردے گپھا میں ہے جسمیں تمام جسمانی رگ و ریشے رتھ کی نابھی
کی شکل میں اروں کی طرح پروئے ہوئے ہیں۔ اسی جگہ اوم کا وچار ہو۔ یہ اندھیرے
سے پرے پار پہنچانے کا ذریعہ اور کلیان کا باعث ہے۔ یہی آتما سب کا جاننے والا۔
سمجھنے والا۔ جگت میں رہا والا۔ نورانی برہم پور میں ساکن۔ آکاش میں قائم۔ منومے۔
اندری اور شریر کا قاعدہ میں رکھنے والا ہے۔ گیانی اسی کے گیان سے امرت کو
دیکھتے اور آنند روپ سے چمکنے والے کا درشن پاتے ہیں ؛

سوال ۵۔ اس درشن کا فائدہ؟

جواب۔ ہردے کی گرہ کھل جاتی ہے۔ شک و شبہ بھاگ جاتے

ہیں۔ کرم کا ناش ہو جاتا ہے۔ اس پر اور اپر کے درشن کا یہ لابھ ہے ۔

سوال ۶ - آتما جان لیا گیا اور برہم ؟

جواب - جنہوں نے اس آتما کو جان لیا - برہم کو بھی جان لیا - وہ بغیر گرد و غبار کا - بغیر دھبہ کا شُدھ - نور کا نور اکھنڈ ہے - نہ وہ سورج چمکتا ہے نہ چاند نہ تارے نہ بجلی اپنی آگ کی کیا حقیقت ہے - اسی آتما کے چمکنے پر سب چمکتے - تمام جگت اس کی چمک سے چمکیلا - وہ امرت روپ برہم - آگے پیچھے دائیں بائیں - نیچے اوپر محیط کل ہے - برہم ہی یہ جگت ہے - اور وہی یہ وسیع وسعت ہے ۔

نوٹ - جو آتما کو نہیں جانتا - وہ برہم کو کیا جانیگا - یا جان سکیگا! پہلے ہماری آنکھ تب سورج اور سورج کا نور! پہلے ہم اور پیچھے خدا! جب ہم ہی نہیں - تو پھر خدا کیسا! اور وہ ہم سے جدا کب ہے - وہ وہی ہے جو کچھ اس جگت میں ہے - یہ برہم آتما سے جدا نہیں ہے - اسی ایک بات کو اپنشد زیادہ زور دے کر سمجھانا چاہتی ہے ۔

تیسرا منڈک

[برہم پنتھ - برہم مارگ]

پہلا کھنڈ

سوال ۱ - برہم کی آتما کے ساتھ کیا نسبت ہے؟

جواب - یہ دونو ساکھی ہیں - ساتھ کی نسبت رکھتے ہیں

سوال ۲ - مثلاً ؟

جواب - یہ جگت درخت سے مشابہ ہے - اس پر دو پرندے بیٹھے ہیں ایک میٹھے پھل کھانے کا خواہشمند ہے - دوسرا صرف ساکشی (دیکھنے والا) ہے -

سوال ۳ - ابھی تو تم برہم اور آتما کو ایک کہتے چلے آرہے ہو اب وہ دو کیسے ہو گئے؟

جواب - کرم کی نظر سے ہم نے انہیں دو مانا - جیسے ہمارے جسم میں آتما تو ہر وقت ایک ہی ہے - جو ساکشی روپ میں آزاد اور قیود سے اونچا ہے - لیکن من کی نظر سے اُسے منو مے آتما - بدھی کی نظر سے وگیان مے آتما - پران کی نظر سے پران مے آتما - آنند کی نظر سے آنند مے آتما - اور اَن کی نظر سے اَن مے آتما کہتے ہیں اسی طرح سمجھانے بجھانے کی غرض سے دو کہے گئے -

تم ایک ہو - یہ آدھار آتما ہے - تمہارا من دو ہو کر سوال و جواب سنکلپ وکلپ اٹھانے لگتا ہے - یہ منو مے کہلاتا ہے

سورج ایک ہے - وہ ساکشی ہے - پانی - شیشے - صاف - شفاف چکنی

تب یا شدھ کرم سے ملتا۔ اور نہ کوئی شخص کسی اندری کی مدد سے اُسے پا سکتا ہے۔ جب دل پاک صاف ہو جاتا ہے۔ تب سادھن کرنے والا اُس اکھنڈ (غیر منقسم) کا دھیان کرنے لگتا ہے۔ اور گیان کی برکت سے اُسے حاصل کر لیتا ہے

تم کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ کہ سوکشم آتما صرف وچار سے سمجھا جاتا ہے۔ اسی میں پران پانچ صورتوں کا ہو کر داخل ہے۔ اسی میں من اندریوں کے ساتھ گتھا رہتا ہے۔ اس من کو شدھ کرو۔ آتما کا پرکاش دیکھ سکو گے۔

سوال ۱۲ - اور اگر سادھن کر کے من کو شُدھ کر لیا جائے تو کیا ہوگا!

جواب - شُدھ من کی قوتِ ارادی مضبوط ہو جائیگی وہ جو شئے یا جس لوک کی کامنا کریگا۔ جو اس کا سنکلپ ہوگا وہ ہمیشہ پورا ہو کر رہیگا۔ خواہش بھی بر آئے گی۔ یہ سادھن کا نتیجہ ہوگا۔

سوال ۱۳ - مجھے صرف سکھ کی خواہش ہے۔ میں کیا کروں؟

جواب - جس نے آتما کو جان لیا ہے۔ اس کی پوجا کرو اس کی خدمت صحبت اختیار کرو۔ خود تم کو اس دیو - یان پنتھ کی حقیقت کھُل جائے گی۔ اور اس آتم درشی کے پرشاد (فضل اور برکت) سے سکھ کو حاصل کرو گے۔

دُوسرا کھنڈ

(۱) - خواہش کا انجام جنم مرن

سوال ۱ - آتم گیانی کی پُوجا سیوا کا پھل کیا ہوگا!
جواب - چونکہ وہ ادیچھے برہم دھام کو لے جائے گا اسی میں برہمانڈ قائم ہے - جو بےغرض ہوکر ایسے شخص کی خدمت کرینگے وہ اس کے سنسکار اور گیان کا فائدہ اٹھا کر جنم کے سمندر سے پار چلے جائیں گے - لیکن یہ خدمت بےغرضانہ ہو۔
سوال ۲ - اور اگر خواہش دل میں باقی رہی - تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟
جواب - خواہشوں کے موافق بار بار جنم لینا پڑے گا - خواہشیں یہاں ہی ختم ہو جائیں - تب کام نکلے۔

—— :۵: ——

سوال ۳ - کیا اس آتم گیان کا ادھکار ہر شخص کو ہو سکتا ہے؟
جواب - نہیں - وید پڑھنے - عالم بننے یا عقل ہونے سے یہ ادھکار نہیں ملتا - اور نہ ہر وید پاٹھی - پنڈت - یا سیانا آتم انبھوی ہو سکتا ہے - سچی اور صحیح بات یہ ہے - کہ جسے آتما خود پسند کرتا - اپناتا اور چاہتا ہے - اسی پر اپنا اظہار کرتا ہے - (اس کے لئے وید - علم اور عقل کی خصوصیت نہیں ہے)

مہرشی شیوبرت لال جی مہاراج کی بے نظیر تصانیف

نام کتب	قیمت
سدھار کا سلسلہ	
پریوک سدھار	۸/
یوگ پریوک سدھار	۸/
جیون ″	۸/
سکھ ″	عہ/
پرمارتھ ″	
پنچ اوپکار ″	
یوگ سدھار	عہ/
بردھی ″	۱۰/
نوجیون ″	۱۰/
وچار ″	۱۰/
وچار کا سلسلہ	
بہشکل وچار	۱۰/
مکھ ″	۱۰/
سہاید ″	۱۰/
برہمچریہ ″	۱۰/
سپتاہ ″	۶/
سہج ″	
من بچ کرم وچار	۶/
بدھ سکتا ″	
جگتی گیان ″	

نام کتب	قیمت
یوگ کا سلسلہ	
سُرت شبد یوگ کلپدرم	عہ/
پنتھ سندیش	۸/
رادھا سوامی یوگ	عہ/
نانک یوگ	عہ/
سہج یوگ	[illegible]
وگیان رامائن	۲/
″ کرشنائن	عہ/
سنت سنجوگ کا سلسلہ	
سنت سنجوگ حصہ اول	عہ/
″ ″ ″ دوم	عہ/
″ ″ ″ سوم	عہ/
″ ″ ″ چہارم	عہ/
″ ″ ″ پنجم	عہ/
کلپدرم سلسلہ	
برہم وچار کلپدرم	۱۲/
آتم ″ ″	۶/
ویدانت کلپدرم	۱۴/
بویک ″	۱۰/
چرتر ″	۱۰/
وچار ″	عہ/

نام کتب	قیمت
جین برتانت کلپدرم	۶ر
سندیش کا سلسلہ	
گرم سندیش	۸ر
گیان "	۸ر
اپاسنا "	۸ر
بوبیک "	۸ر
یاترا "	۸ر
بچن "	۸ر
سار "	۸ر
سہج "	۸ر
اودبھت "	۸ر
اگم "	۸ر
وچار "	۸ر
ست "	۸ر
مرم "	۸ر
اسبھو "	۸ر
وگیان "	۸ر
پریم "	۸ر
درشٹانت "	۸ر
بچن کا سلسلہ	
بچن سار حصہ اول	عہ/
" " " سوئم	۱۲ر
" " " چہارم	۱۰ر
شبد سار (نظم)	عہ/۸
شبد گنجار (نظم)	عہ
شبد یوگ انگریزی	عا
مستی کا سلسلہ	

نام کتب	قیمت
خمکدہ سرشار	۱۰ر
خمکدہ تخیلات	۱۰ر
خمخانہ عرفان	۱۰ر
" خیالات	۱۰ر
اودھوت گیتا	۱۰ر
جام مستی	۱۰ر
بھگتی کا سلسلہ	
بھگت مال	سے/
سنت "	عہ/۸
شاہی بھگت	۶ر
راج "	۶ر
راج بھگتی	۶ر
قصوں کا سلسلہ	
آبدار موتی	عہ/۸
سندھ دیش کے قصے	۱۰ر
ملتان "	۱۰ر
عجیب وغریب	۱۰ر
قصہ ابراہیم ادہم	۶ر
متفرق سلسلہ	
صوفی ازم	عہ/۸
کبیر اور کبیر پنتھ	عہ/۴
کبیر شبد اولی	۸ر
تند و بانی کی ساکھی	۱۲ر
تحفہ درویش یا فقیر پرشاد	۸ر
الحیات بعد الممات	۸ر
برہم گیان پر لیکچر	۸ر
معیار المکاشفہ	۱۰ر
ویدانت کی پہلی کتاب	عہ
پنچ دشی	عا
وشنو پران حصہ اول	۸ر

نام کتب	قیمت
کلکی پوران	۸/
سلامتی در گور سلامتی در کتاب	۱۲/
ظاہری و باطنی موسیقی	۶/
سچا سناتن آریہ دھرم	۶/
روحانی ترقی	۶/
بہار تصوف	۱۲/
ساصرہ چتوڑ	۸/
راز خوبصورتی	۸/
آئینہ کشمیر	۱۲/
مورلی پوجا } معجون مرکب	۱۲/
کبیر ساکھی	۱۰/
ہندی کے انمول رتن	
شبد سار گنگا (نظم)	۵/
کبیر چرتر	۱۰/
دگیان انجلی	۸/
سنت سلسلہ اول	
کبیر شبداولی	۶/
نو جیون سدھار	۱۰/
للت کتھا انجلی حصہ اول	۸/
" " اپدیش انجلی	۸/
" " وچار "	۸/
" " بوتیک "	۸/

نام کتب	قیمت
بھگت مال حصہ اول	۶/
سنت کبیر کی ساکھی	۶/
سنت سلسلہ دوم	
للت کتھا انجلی حصہ دوم	۸/
" " وچار انجلی	۸/
" " کرم انجلی	۸/
" " پرشنوتر	۸/
ستیاہ وچار	۱۰/
بھگت مال حصہ دوم	۶/
پہلا چترا انجلی	۸/
کبیر بیجک حصہ اول مشرح بالتصویر	[illegible]
سنت سلسلہ سوم	
للت لیلا انجلی	۸/
پرمارتھ سدھار	۸/
بھگت مال حصہ سوم	۶/
للت کتھا انجلی	۸/
" ورشتا انجلی	۸/
کبیر بیجک مشرح حصہ دوم تک	۶/
للت مرم انجلی	۸/
" سار "	۸/
" گیان "	۸/

ملنے کا پتہ:-

رادھا سوامی دھام ڈاکخانہ گوپی گنج راج بنارس سٹیٹ یو۔پی